

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 10 اگست 2015ء بمطابق 24 شوال

1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجے اٹھاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرْوَنَهَا تَدَّهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ -

(ترجمہ): لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہوگا۔ (اے مخاطب) جس دن تو اس کو دیکھے گا (اس دن یہ حال ہوگا کہ) تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی۔ اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے۔ اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ (عذاب دیکھ کر) مدہوش ہو رہے ہوں گے۔ بے شک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

جناب سپیکر: جزا کم اللہ۔  
 محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر!  
 جناب سپیکر: یہ ’کو لکچرز آور‘ ہے۔  
 محترمہ نگہت اور کزنئی: سپیکر صاحب!  
 جناب سپیکر: جی جی میڈم، نگہت اور کزنئی، چلو۔

صوبہ میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور ضلع قصور پنجاب میں بچوں کے ساتھ مبینہ زیادتی

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر صاحب! شکریہ، آپ سے بات ہوئی ہے اور بہت Important issue ہے میں نے بات کرنی ہے۔ دو ایٹوز ہیں، بلکہ جناب سپیکر! ایک تو ہمارا ’پرائیویٹ ممبر ڈے‘ جو ہے، وہ ہمیشہ Lapse ہو جاتا ہے اور ہمارے بہت سے کو لکچرز یا ہماری بہت ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو ’پرائیویٹ ممبر ڈے‘ پہ آتی ہیں تو ہم لوگ بات نہیں کر پاتے ہیں، تو اگر آپ مہربانی کریں تو وہ ’پرائیویٹ ممبر ڈے‘، اگر ہو سکتا ہے یا جمعرات کو اگر آپ کر دیں تو مہربانی ہوگی۔ دوسری جناب سپیکر صاحب! آج ایک بہت اہم موضوع ہے میں یہاں پہ بات کرنا چاہ رہی ہوں، یہ جو میں نے پٹی باندھی ہوئی ہے جناب سپیکر صاحب! یہ ان بچوں کے ساتھ اظہارِ بچہتی کیلئے ہے کیونکہ میں خود بھی ایک ماں ہوں اور قصور میں جو واقعہ تین سو بچوں کے ساتھ پیش آیا تو وہ ایک ایسی داستان ہے کہ جس میں جناب سپیکر صاحب! مجھے ایک پانچ منٹ چاہیئے ہوں گے کہ میں اس کے بارے میں بات کر سکوں۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے اس معاشرے میں رہتے ہوئے شرم آتی ہے، ایک پاکستانی ہونے پہ میرا سر شرم سے جھک گیا ہے، ایک مسلمان ہونے کے ناطے میرا اللہ پہ تو یقین کامل ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ مسلمان ایسا کام نہیں کر سکتے جو کچھ قصور میں ہوا ہے۔ نہ صرف قصور میں ہوا ہے جناب سپیکر صاحب! یہ تمام پاکستان کی بات ہے اور اس میں یہ ہولناک ایک قصہ ہے قصور کا، جس میں پاکستانیوں کے سر شرم سے جھکا دیئے ہیں کہ تین سو بچوں کے ساتھ جس طریقے سے اجتماعی طور پہ ان کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا اور پھر اس کے بعد ان کی ویڈیوز کو، تقریباً کوئی چھ ہزار ویڈیوز بنائی گئیں اور اس میں تمام بچیاں جو ہیں اور بچے جو ہیں، وہ چودہ سال کی عمر سے کم ہیں اور اس میں میں سمجھتی ہوں کہ یہ تمام ویڈیوز جو ہیں، نہ صرف یہ کہ یہ ویڈیوز ان کے Parents کو بھی دکھا کے ان کو بیلک

میل کیا گیا، ان سے تمام تر جوان کی جائیدادیں اور ان سے پیسہ اور ان سے تمام چیزیں بھی لی گئی ہیں، بلکہ یہ ویڈیوز باہر کے ممالک میں بھی بچتی گئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہم پیسوں کیلئے اتنے کیوں گر گئے ہیں کہ صرف پیسہ کمانا ہمارے لئے جو ہے، اور ہم جیسے باثر لوگ، ہم جیسے لوگ ان تمام جرائم کی پشت پناہی کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کے توسط سے جناب سپیکر صاحب! ایک اور بات آج یہاں پہ کرنا چاہوں گی کہ بہت سی عورتیں، بہت سے مرد، بہت سے گھرانے جو ہیں، بہت سے Influential لوگوں سے بلیک میل ہو جاتے ہیں، ان کے گھرانے تباہ ہو جاتے ہیں، ان کے بچے در بدر ہو جاتے ہیں، آج میں سمجھتی ہوں کہ پولیس کی یہ ناکامی ہے اور پولیس کی نااہلی ہے کہ انہوں نے ان بچوں کے نام بھی ظاہر کئے اور پھر جناب سپیکر صاحب! ایک ایسا چینل، 92 چینل، جس نے کہ 30 جون کو یہ خبر بریک کی اور اس پہ بار بار پولیس پہ، پولیس کا اس پہ پردہ اتارنا اور پولیس جو ہے تو اس کو دبانے کی کوشش کرتی رہی اس واقعے کو، کیونکہ ہم جیسے باثر لوگ ان لوگوں پہ اثر ڈال رہے تھے اور اس کے بعد جناب سپیکر صاحب! جب ان والدین کو کہیں سے بھی، کہیں سے بھی انصاف نہیں ملا تو وہ جب لوگ آئے، ان میں سے بچپیس لوگوں پہ پولیس نے حملہ کیا اور بچپیس لوگوں نے، بچپیس لوگ جو ہیں وہ زخمی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ان بچوں کا کیا، ایک بچہ جو ہے وہ چھ سال کا ہے، میں یہاں پہ بیٹھے ہوئے اپنے گیلری کے تمام میڈیا سے بھی درخواست کروں گی اور ان پولیس آفیسرز سے بھی درخواست کروں گی کہ خدا کیلئے جب ایسا کوئی واقعہ پیش آجاتا ہے، وہ کسی بھی پراونس میں ہو، ان بچوں کے نام جو ہیں تو وہ ظاہر نہ کئے جائیں کیونکہ یہ ان کیلئے تا عمر روگ ہے جناب سپیکر صاحب! اور جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں یہاں پہ اور میں میڈیا سے درخواست کروں گی کہ یہ میری جو بات ہے، وہ Live پہنچائی جائے تاکہ یہاں کا جو چیف منسٹر، سپیکر صاحب اور ہم تمام لوگ ان بچوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے جائیں اور ان بچوں کو تسلی دیں اور میں حکومت وقت سے آپ کے توسط سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ان تین سو بچوں کا مستقبل ابھی کچھ نہیں رہ گیا ہے، ان لوگوں کو کسی ایسی جگہ پہ Settled کروادیں جہاں پہ ان کا ماضی جو ہے، وہ جو ہے تو بالکل پردہ پوش ہو جائے۔ ایک تو جناب سپیکر صاحب! یہ مسئلہ، دوسرا مسئلہ جناب سپیکر صاحب! یہ کہ آج آپ کو میرے ساتھ یہاں سے واک آؤٹ کرنا ہوگا، بجلی کے جو نام نہاد بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، ہم صبح چھ بجے کے،

میں جناب سپیکر صاحب! یعنی ستر ہزار، ساٹھ ہزار روپیہ بل دیتی ہوں، اس کے باوجود آج میرے گھر میں صبح چھ بجے سے لے کر تین بجے تک جب میں آرہی تھی بجلی نہیں تھی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ یہ دشمنی کیسی، یہ کس قسم کی دشمنی ہے کہ جو ہم بل بھی دیتے ہیں، ہم یہاں پہ سارا کچھ یعنی واپڈا کے ساتھ ہم لوگ ہر طریقے سے تعاون بھی کرتے ہیں، یہ واپڈا کی نااہلی ہے، یہ واپڈا کے منسٹر کی نااہلی ہے، جو کنڈے ڈالتے ہیں، ان کو جا کے پکڑیں اور جو لوگ بل دیتے ہیں، ان کو تو بجلی پوری دیں۔ جناب سپیکر صاحب! مطلب یہ کہ ستر ہزار، ساٹھ ہزار، پچاس ہزار مہینے کا بل آتا ہے اور ہر بندہ Pay کر رہا ہے، اس کے باوجود جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو یہاں پہ اس ہاؤس سے بتانا چاہ رہی ہوں کہ آج میرے گھر میں آٹھ گھنٹے بجلی نہیں تھی، ٹھنڈا پانی تک نہیں تھا، میرے گھر پہ اگر کوئی بجلی کا بندہ آیا اور اس نے مجھ سے بل مانگا تو وہ اپنے سر پہ ڈنڈے کھا کے جائے گا اور اینٹیں کھا کے جائے گا جناب سپیکر صاحب! میں بل نہیں Pay کروں گی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منور خان، منور خان۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ سر، د مخکبني نه خو مونر لکه دا يو دغه شومے وو چي يره بهئي تا سو به دا کارروائي ختم کړئ خو ميډم لږه تيزي او کره د بجلئي په باره کبني، نن چي زه کمرې نه راوتم نو په تي وي باندي پوليس آنسو گيس شيلنگ، لاتي چارج په بونير کبني لگيا دے او دا صرف بونير يا مردان نه دے، دا نن هر ډسټرکټ ته دا خبره راروانه ده او خلق، عوام د دې ذمه وار دا ايم پي اے گنري چي يره دا د دوي د وجي نه دا بجلي په مونره باندي بنديري او دا برا حال چي کوم دلته په صوبه کبني لگيا دے۔ زه خو وایم چي مخکبني مونره لکه دا اے اين پي په دور کبني هم مونره سره دا خبره به کيدله چي "خپله خاوره خپل اختيار"، نن زه د دې اسمبلي دي کسانو ته لږ دا ریکویسټ کوم چي کم از کم دا شے لږ سيريس واخلی، چي کله دې صوبې ته د غنمو کمے شی نو بيا په ما باندي پنجاب والا دفعه چواليس اولگوي چي کي پي کي ته به غنم نه ځي، نو پنجاب خو خپله، خپل اختيار خپل طاقت په دې ذريعي سره په ما باندي مني چي

کے پی کے تہ بہ غنم ہم نہ عی او دا ڍیره د افسوس خبرہ دہ، بلکہ زہ دا وایم چہی  
 دا خلق چہی کوم نن روڊونو تہ را او عی او د دہی ذمہ وار شاہ فرمان یا منور خان  
 یا بل شوک گنری، ہغہ بہ ہم پہ ہغہی بانڈی بالکل صحیح خبرہ دہ چہی یرہ د دہی  
 ذمہ وار ہم مونبرہ یو، پنجاب پہ ما بانڈی غنم بند کولے شی، آیا صوبہ د دہی  
 صوبہی بجلی پہ تربیلا کنبہی پیدا کیبری او ما سرہ دا اختیار نشتہ چہی یرہ زہ د دہی  
 صوبہی دہی عوامو تہ ہم بجلی ورکرم او کہ دا شے تاسو چرتہ سنجیدہ وانخستو،  
 اے این پی ہم پہ دہی نعرہ بانڈی خپل مونبرہ بانڈی پینخہ کالہ تیر کرل او پی تی  
 آئی والا ہم نن پہ ہغہی بانڈی لگیا دی چہی تہ تقریباً د یوہی حلقہی کھلاؤ کولو د  
 پارہ دومرہ ورخہی دھرنا پہ اسلام آباد کنبہی کولے شے، دا خلق نن تا سرہ پہ ہر  
 میدان بانڈی، پہ ہر خائے تیار دی۔ زہ خود دہی کسانو تہ دا ریکویسٹ کوم چہی  
 راختی چہی نن یوہ فیصلہ او کرو پہ دہی فلور بانڈی چہی نن ہم مونبرہ خپل عوامو تہ  
 دا خیز بنکارہ کرو چہی مونبرہ تا سرہ یو، مونبرہ بہ ہم نن پہ دہی روڊ بانڈی، پہ دہی  
 مین روڊ بانڈی دھرنا لگوؤ، دا کہ اپوزیشن والا دی، کہ ہغہ دا حکومت والا  
 دی، د دہی خائے نہ بہ واک آؤت کوؤ او پہ روڊ بانڈی بہ بنا یو چہی کم از کم دہی  
 عوامو تہ مونبرہ دا خیز ثابت کرو چہی ما سرہ اختیار کوم دے، نوزہ کم از کم دا  
 خبرہ کوم پہ دہی فلور بانڈی، زہ نور ڍیر تائم نہ اخلم، دا دھرنا پکار دہ او د ہغہی  
 نہ بعد بیا تربیلی تہ تک پکار دے چہی کم از کم زہ دہی خپل عوام تہ خود دا خیز  
 ثابت کرم کنہ چہی ما سرہ مرکز ولہی دا غلط کار کوی؟ زہ بار بار نعرہی و ہم،  
 چغہی و ہم چہی یرہ ما تہ پہ خپلو پیسو بانڈی ترانسفارمر راکری، د دہی چہی خومرہ  
 کسان ناست دی، ہر سری د ترانسفارمر و د پارہ، واہر سپلائی د پارہ ایک ایک  
 کرو روپی جمع کری دی او زہ خواست کوم چہی یرہ ما تہ ترانسفارمر راکرہ۔ زما  
 تیوب ویل مکمل کمپلیٹ دے خو صرف د ترانسفارمر پہ وجہ بانڈی زما دا دوہ  
 کالہ اوشو چہی زما ہغہ تیوب ویلونہ دغسہی پراتہ دی، اخر ولہی دا کمزوری  
 ستاسو او زمونبرہ دہ؟ چہی خومرہ پورہی زمونبرہ د پنجاب وزیر اعلیٰ چہی پہ ما  
 بانڈی غنم بندولے شی، زہ پہ دوئی بانڈی بجلی ہم بندولے شم۔ زما دا  
 ریکویسٹ دے دہی ٲول فورم تہ چہی د دہی نہ بعد لا ڍ شو واک آؤت او کرو د دہی  
 اسمبلی نہ او پہ روڊ بانڈی دھرنا اولگوؤ۔ کم از کم نن پہ دہی گرمی بانڈی، پہ

دې نمر باندې چې کم از کم عوام ته دا پته اولگی چې واقعی دا اسمبلی والا هم دومره پریشان دی چې خومره نور عوام پریشانہ دی۔ تھینک یو جناب سپیکر۔  
جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب او بیا چې دے اکبر صاحب۔ د دې نہ پس بہ شاہ فرمان ہلہ پاخی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، دیرہ زیاتہ شکریہ چې تاسو ما لہ پہ دې موضوع موقع راکرہ۔ اول خو چې زمونہرہ میدم کوم خبرہ د قصور پہ حوالی سرہ د ماشومانو او کرہ، زما خو دا ریکویسٹ دے چې ٲول ایوان پہ جمع متفقہ قرار داد پاس کرو او دا اووایو چې یرہ چا چې دا غلط جرم کرے دے یا کہ پہ فرض مہال کہ پولیس غفلت کرے دے، کہ پکبني د صوبائی اسمبلی ممبر دے، کہ پکبني د قومی اسمبلی ممبر دے، کہ ہر ٲوک چې دے چې ہغوی تہ سخت نہ سختہ سزا اول ہغہ کسانو تہ ملاؤ شی چې کوم بااثرہ خلق دے او وروستو چې کوم Key ملزمان دی، ہغوی تہ د خپلہ سزا ملاؤ شی۔ یو درخواست زما دا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ دیکبني، بلکہ پہ بریک کبني تاسو یو جوائنٹ ریزولوشن د قصور ایشو باندې خپلہ یو دغہ او کرئ، یو جوائنٹ ریزولوشن بہ راؤرئ، بریک کبني چې کلہ بریک وی جی۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: او بل درخواست مې دا دے، میدم ہم اووئیل او منور خان ورور ہم دا خبرہ د بجلی او کرہ، تاسو تہ د معلومہ وی جی د چیف منسٹر پہ سربراہی کبني دا ٲول ایوان لاړو او ہلتہ مطلب دا دے دھرنا ہم او کرہ د قومی اسمبلی مخې تہ، بیا ہلتہ زمونہرہ مشرانو تہ یقین دہانی ہم ورکرے شوہ او پہ ہغې دا دے ٲلور پینئخہ میاشتی تیرې شوې، د ہغہ بجلی پہ روتین کبني ہیخ تبدیلی رانغلہ۔ منور صاحب خبرہ او کرہ چې خلق د صوبائی اسمبلی د ممبر نہ توقع، او دا تھیک ٲکہ وائی چې د صوبائی اسمبلی ممبر تہ چې کوم فنڈ ملاؤ شی، ہغہ ٲول ترانسفارمر تہ او بجلی تہ داخل کری او بیا درپدر خاورې پہ سر پسی گرخی۔ د ہغوی د پبلک مطلب دا دے چې دا بجلی د صوبائی اسمبلی د ممبرانو سرہ دے، دا د مجبورئ تحت دا فنڈ چې کوم فنڈ د روڈونو د پارہ دے، دا ابو د

ڄڻڪلو د پارہ دے يا مثال د سکولونو د پارہ دے يا د هسپتالونو د پارہ دے، هغه پيسې مونڙه راواخلو واپدا ته ئے داخلې ڪړو۔ منور خان صاحب د ٽيوب ويل خبره او ڪره چې دوه کاله اوشو د پبلڪ هيلٿه ٽيوب ويل ته بجلي نه ملا پري، زه درته قسم خورم چې زما په حلقه کبني شپڙ کاله اوشو، د بجلي ڊيمانڊ نوٽس داخل شوي دے او تر اوسه پوري هغه سامان، اوس چې زه بجلي والا له وراغلم، وئيل ئے چې د بجلي ريت سيوا شوي دے، ته به بل ڊيمانڊ نوٽس د پبلڪ هيلٿه نه جوڙوي، بل مې ورله جوڙ ڪړو، بيا مې ورته داخل ڪړو، تر اوسه پوري هغه سامان اوس هم نه دے رسيدلے۔ ديکبني څه زمونڙه د پبلڪ هيلٿه والا هم کمزوري ده، د سي اينڊ ڊبليو سکولونو ته بجلي نه ده ملاؤ، هسپتالونو ته بجلي نه ده ملاؤ، پيسې ئے داخلې ڪړي دي، د کوورونو والا او زما او ستا د ميٽر مسئله خو عليحدده ده چې په هغې کبني پينڇه زره روپي د ڊيمانڊ نوٽس کاسٽ دے، نوزر روپي په بجلي خامخا بلڪه زما په ضلع کبني خوداسې خبره شروع ده چې Openly ترانسفارمري خرڇيري، ايس ڊي او او ايڪسيئن دا ٽوله عمله پکبني شامله ده او عجيبه خبره دا ده چې لائن مين سسپنڊ ڪيري، سپرنٽنڊنٽ سسپنڊ ڪيري خو چرته ايس ڊي او، ايڪسيئن يا ايس اي سسپنڊ نه شو په ڊي کها ته کبني حالانڪه په ديکبني دا ٽول ملاؤ دي۔ زما دا درخواست دے چې څنگه منور خان ورور او وئيل، مونڙ سره ئے بل علاج نشته چې دا ٽوله اسمبلي او زمونڙه د حلقې عوام، مونڙ هغه تربيلي ته څو چې پنجاب ته ئے بجلي سپلائي ڪري ده، هغه لائن شلوؤ چې د هغې نه بس، مطلب دا دے چې خبره خلاصه شي چې دي خلقو ته پته اولگي، مونڙ به هم د قوم نه وزگار شو، قوم به دا نه وائي چې دا ذمه داري دايم پي اے ده۔ زما دا درخواست دے چې ٽول ايم پي اے گان د په ڊي صلاح شي، يوه ورځ د مقرر ڪري چې تربيلي ته څو او د خپل پبلڪ سره۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: اکبر۔۔۔۔۔

جناب بخت پيار: ڊيره مهرباني۔

جناب سپيڪر: اکبر حيات، اکبر حيات۔ د ڊي نه بعد بابڪ او بيا به شاه فرمان خان۔  
يو منٽ جي، تاله موقع درکوؤ جي، ترتيب باندي کوؤ جي۔ اکبر حيات۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د ټولو نه وړاندې زه په قصور کښې چې دا کومه واقعه شوې ده، د هغې مذمت کوم او هغه متاثره خاندان د کومو سره چې دا ظلم او زیاتې شوې دے، وفاقی حکومت ته او پنجاب حکومت نه دا مطالبه کوم چې هغوی د اونیسی او هغوی له د سخت نه سخت سزا ورکړه شی۔ جناب سپیکر صاحب، محترم منور خان صاحب، میډم، بخت بیدار صاحب د بجلو په حواله سره خبره او کړه، چونکه زه پخپله هم د دې صوبې او سیدونکے یم، بې شک زما تعلق د پاکستان مسلم لیگ نون سره دے خو چونکه د دې عذاب مونږ هم شکار یو او زه هغه سیاست هم نه کول غواړم، کوم ځانې کښې چې ناحق وی، کوم ځانې کښې چې ظلم کیږی او مونږ خپل پارټی Defend کړو۔ واقعی ده میډم صحیح او وئیل چې که چرې زموږه د خیبر پختونخوا سره، زموږه د دې بچو سره، زموږه د دې خویندو میندو سره د دې بجلئی په شکل کښې ظلم کیږی، د ټولو نه وړاندې زه د هغې مذمت کوم او وفاقی حکومت ته دا مطالبه کوم چې که چرې تاسو زموږه د خیبر پختونخوا مسائل حل کول نه غواړئ یا تاسو په هغې کښې هغه اهلیت نه لرئ یا تاسو جان بوجه کے د دې حکومت په وجه باندې زموږه دا بچی سوزول غواړئ نو بیا زه په فلور باندې دا وایم چې زه به تاسو سره ولاړیم او زه به تاسو سره تر اخر حد پورې ولاړیم او زه به تاسو نه وروستو کیږم نه۔ جناب سپیکر صاحب! دا حقیقت خبره ده چې واپدې والا ما سره، چونکه زما تعلق د مسلم لیگ نون سره دے او د خلقو به دا سوچ وی چې کیدے شی اکبر حیات به ترائی راوړی او پکښې به ترانسفارمرې وړی او دغه نه به راوړی، یقین او کړئ چې زما د خپل کلی ترانسفارمر پندرہ ورځې وشوې چې کوم دے سوزیدلے دے او چې لاړ شم نو وائی ترانسفارمر نشته۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو خو دا وئیلے شی چې مونږه پی تی آئی والا یو، مونږ سره ظلم کوی، مونږه څه او وایو، وائی تاسو خو مسلم لیگ والا یی او دلته ستا یو سیټ دے، ستا خو ډیر احترام دے، وائی تا له خو ئے په شپه باندې هم درکوی، جناب سپیکر صاحب! داسې نه ده، مونږ سره هم دغه رنگ ظلم کیږی کوم چې تاسو سره کیږی، که چرې دې واپدې خلیه قبله درسته نکره یا دوی د چا په وینا باندې مونږ سره دا ظلم کوی او زموږه دا بچی سوزوی نو بیا مونږه سیاست د خپل عزت د پاره کوؤ



او د خپلو بچو د تحفظ د پاره او د دې خيبر پختونخوا د تحفظ د پاره کوؤ، که دا شے نه وی نو بیا خو مونږه دا برداشت کوؤ نه، زما دې ورور چې ځنگه دا خبره او کړه، واقعی ده کروړونه روپۍ، محترم سپيکر صاحب! تاسو به هم جمع کړی وی، مونږه هم جمع کړی دی او واقعی دا عجيبه سستم دے، مونږ ته ترانسفارمر نه بنکارېږی، عجيبه سستم دے چې کوم ترانسفارمر او سوزی نو زمونږه خو يو لاکه روپۍ تنخواه ده، په دې باندې په میاشت کېنې چې کوم دے نو دوه سوه ترانسفارمرې، په دې باندې خو به زه درې ترانسفارمرې جوړې کړم، جناب سپيکر صاحب! نور خو مونږ سره هغه حالات هم نشته چې مونږه دا خالی چې کوم دے نو خدائی خدمتگاری کوؤ. نو مونږه د دې فلور نه وفاقی حکومت ته دا مطالبه کوؤ چې تاسو په خپل ځان کېنې اهلیت پیدا کړئ او زمونږه د دې صوبې دا مسئلې حل کړئ. ډیره مهربانی.

جناب سپيکر: سردار حسین بابک.

جناب سردار حسین: شکریه سپيکر صاحب. سپيکر صاحب! اولنیٰ خو په قصور کېنې چې کومه واقعه شوې ده او بیا نگهت بی بی هغې ته زمونږه توجه رااوگرځوله، مونږ ټول په جمع د هغې واقعي په ډیر پرزور انداز باندې مذمت هم کوؤ او بیا د دې خبرې سره اتفاق کوؤ چې Unanimous مونږه یو قرارداد راوړو د دې صوبې د اسمبلۍ نه او هغه پاس کړو چې نه صرف یو میسج دې ټول پاکستان ته لار شې چې که په یو صوبه کېنې دا واقعه شوې ده، د ټول پاکستان عوام چې دی هغوی ته تهیس رسیدلے دے، ډیر زیات ذهنی کوفت رسیدلے دے او مونږ په ډیرو سختو الفاظو د هغې مذمت هم کوؤ. سپيکر صاحب، منور خان صاحب چې د لوډ شیدنگ خبره او کړه، حقیقت دا دے چې مونږ چې د خپلې صوبې ذکر کوؤ چې دلته لوډ شیدنگ هم ډیر زیات دے او بیا بجلی گرانه هم ډیره زیاته ده او بیا د دې گرمۍ په موسم کېنې خو زمونږ ټول، د ټولې صوبې دومره بد حال وی چې خلق جلوسونه هم اوباسی او ظاهره خبره ده چې خلق په اشتعال کېنې راشی، د واپدې یا د پیسکو دفتر و باندې هم حملې کوی او داسې پیښې مخې ته راشی چې راتلل نه وی پکار چې هغه پیښې مخې ته راشی خو چونکه د برداشت هم یو حد وی، هغه برداشت داسې ځانې ته اورسی چې زما یقین دا دے چې بیا خلق

غريبانان دومره تنگ شى چې مجبوراً روڊونو ته هم رااوځي او جلاؤ گهيراؤ چې  
 کومه پاليسي ده، په هغې باندې هم عمل پيرا شى. سپيکر صاحب، پکار خودا ده  
 چې په دې صوبه کبني چې دا کوم دستري بيوشن لائنز دي، هغه دومره بوسيده  
 شوى دي چې د زمانو نه هغه مين لائنز چې دي، هغه لگيدلى دي او تاسو گورئ  
 چې روزانه بنياد باندې که زه دا اووايم، په دې ټوله صوبه کبني په سوؤنو  
 ترانسفارمرې چې دي هغه هم سوزى او بيا هغه غريبان خلق ممبران هم مونږه  
 ټول، څنگ چې ټولو ممبرانو ذکر هم اوکړو، ترخپله حد پورې، ترخپل وس پورې  
 ټول کوشش کوؤ چې خومره کيدے شى چې هغه ترانسفارمرې برابر شى. عوام هم  
 په چندو باندې ستري شو، زما دا خيال دے سپيکر صاحب! څنگ چې دلته ذکر هم  
 اوشو چې مونږ يوه کميټي جوړه کړې وه د وزير اعلى صاحب په مشرئ کبني، بيا  
 اسلام آباد ته مونږ تلئ وو، مونږ اسلام آباد کبني احتجاج هم کړے وو، مونږه  
 احتجاج ريکارډ کړے هم وواو بيا مونږ منسټر صاحب سره ميټنگ هم کړے وواو  
 په هغه ميټنگ کبني دا فيصله شوې وه چې د هغه ميټنگ Follow-up meetings  
 چې دي دا به روان وي. سپيکر صاحب! مونږ له دا خبره ډيره زياته سنجيده  
 اخستل پکار دي، مونږ دا گنډو چې مرکزی حکومت زمونږ د دې صوبې سره چې  
 کوم سلوک کوي، هغه سلوک د برداشت نه بهر دے او دلته ئے ذکر هم اوشو.  
 منور خان صاحب وائى چې عوامي نيشنل پارټي، دا د عوامي نيشنل پارټي نعره  
 نه ده چې "خپله خاوره خپل اختيار او نه منو د بل اختيار"، دا د ټولو نعره ده، دا  
 د دې صوبې د ټولو ممبرانو نعره ده او زما يقين دا دے چې دا نعره د سياست نه  
 بالا تر ده، په دې مسئله، د دې صوبې سره په متعلقه ټولو مسائلو باندې پکار  
 دا ده چې دا په 124 باندې مشتمل چې کومه زمونږه اسمبلي ده چې دا مونږ ټول  
 دي ووالى مظاهره اوکړو. دا دومره لئوے ظلم جى روان دے چې په دې علاقه  
 کبني اتلس اتلس گهنټې، شل شل گهنټې، د ترانسفارمرو حال خو ما تاسو ته  
 او ويلو، خلق جى بالکل داسې دے، داسې دے چې بالکل د خلقو برداشت چې  
 دے سپيکر صاحب! برداشت ختم دے. غوره خبره دا ده چې زه په دې موضوع  
 باندې په دې وخت باندې دا ډيمانډ ستاسو نه نه کوم چې تاسو نوې کميټي جوړه  
 کړئ، چې دا کومه کميټي د وزير اعلى صاحب په مشرئ کبني جوړه شوې ده،

پکار دا دی چې مونږ سنجیده طور باندې په هغې باندې کښینو، په هغې باندې میټنگ اوکړو، د هغې میټنگ صورتحال، د هغې میټنگ نه راواخلی تر دې وخته پورې صورتحال، چې دا پکښې ډسکس کړو او نوے لائحه عمل چې دے هغه جوړ کړو د دې صوبې په مفاد کښې، زما یقین دا دے چې دا به ډیره زیاته بهتری وی خو وخت سپیکر صاحب! اوس راغله دے چې مونږ مرکزی حکومت له دا یو پیغام ورکړو، دا پیغام چې دا مرکزی حکومت زموږ نه په دې خبره ځان نشی خلاصولے چې خدائے مه کړه چې هغوی مونږ ته دا خبره کوی چې په دې صوبه کښې بعضې حصې چې دی، د دې صوبې بعضې ضلعې بجلی پتوی، مونږ نه مرکزی حکومت په دې خبره ځان نشی خلاصولے چې زموږ د کوټې کومه بجلی ده هغه مونږ له راځی، مونږ نه مرکزی حکومت په دې خبره هم ځان نشی خلاصولے، دا ELR او د China augmentation چې کوم فنډ دے، هغه مونږ ته نه ملاویږی، زه په وثوق سره دا خبره کومه چې لوډ شیدنگ خو ځان له یو مسئله ده، دا زموږ لائنز چې دی، هغه برداشت نشی کولے چې هغه بجلی ورو پریردی، هغه Trip شی، فیدرې Trip شی، ترانسفارمرې اوسوزی، دا ورسره تړلې ډیره بنیادی مسئله ده، پکار دا ده، بڼه زموږ د ELR کوم فنډ دے چې په هنگامی بنیادونو باندې، په فوری بنیادونو باندې دا زموږه مین لائنز چې دی چې د دې Repair اوشی، د دې Renewal، دا نوی شی، هله به دا شه، چې کله لوډ شیدنگ نه وی، بجلی وی، بیا به هغه لائنز کښې دومره قوت وی، دومره استطاعت وی چې هغه بجلی به سپیکر صاحب! هغه برداشت کړی. زه به ضرور دلته دا وئیل غواړم چې دا بالکل د سیاست نه بالاتر خبره ده، پکار دا ده چې کومه کمیټی دلته جوړه ده، د وزیر اعلیٰ صاحب ما ته پته ده چې د هغوی به نور هم ډیر زیات مصروفیات وی خو که ممکن وی، زر هغه میټنگ راوغواړئ چې بیا هغې کښې مونږ یو لائحه عمل جوړ کړو په ځانې د دې چې زه دلته جذباتی خبره کوم چې روډ ته به اوځو، زه دا گنډم چې نه، دا اسمبلی چې ده، دا د مسئلې د حل د پاره لویه جرگه ده، مونږ کښې ډیر لوئې قوت دے چې مونږ ځان کښې اتفاق پیدا کړو، مونږ یو بل ته لار پریردو، مونږ د سیاست نه بالاتر په دې ټولو ایشوز باندې یو بل له لاس ورکړو. زه دا گنډم چې دا مرکزی، دا خویو

مرکزی حکومت دے، داسی چپی لس مرکزی حکومتی شی ان شاء اللہ زمونر د  
دی اتفاق و اتحاد مخی تہ چرپی نشی تینگیڈی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: قربان خان لبر Specific خپلی علاقہ ہغہ ایشو باندی خبرہ کول  
غواہی، شاہ فرمان خان! ددی نہ پس بہ تاسو، قربان خان!

جناب قربان علی خان: مہربانی سپیکر صاحب! تاسو ما تہ وخت را کرو۔ Actually  
زما حلقہ کبھی دپی وخت کبھی کم از کم پندرہ کسان Behind the bar دی، ہغہ  
ورخ ہغہ ہلپی خلی شوپی وی خو ہلتہ یو پرا بلم دا دے چپی مین روڈ دے او دا روڈ  
بیا پول Connect کوی تر سوات پورپی، رشکی، نو ہغوی Daily دا روڈ بندوی  
نو ڈیر لوئی Mess جوڑ دے او زہ تاسو تہ دا خواست کوم چپی ددی د زرت زہ  
حل را اوخی او زما پہ زہ کبھی خو ڈیر خہ وو خو پولو پہ دپی واپدا باندی دومرہ  
خبرپی او کرپی او خاصکر بابک صاحب چپی دا خبرپی او کرپی، نہ مونر تہ روڈ تہ  
تلل پکار دی، نہ مونر تہ اسلام آباد تہ پکار دی، زما ددی ورور ہم ڈیرپی خبرپی  
خوبنی شوپی، د غری، د نون دا ارباب صاحب، نو دوی مونر سرہ پہ دیکبھی  
ولا دی او دا ڈیرہ لویہ جرگہ دہ، ڈیر لوئی فورم دے او زما خیال دے چپی مونر  
دی تہ کبھینو او متفقہ چپی کوم قرارداد او ڈیر سخت مذمت، خکہ چپی دا پول  
زمونر پہ غارہ کبھی پریوخی۔ بیدار بخت صاحب ڈیرہ بنائستہ خبرہ او کرہ، دا  
پول زمونر غارپی تہ راخی، د ایم پی اے گانو غارو تہ راخی نو زما خیال دے  
ہیچر تہ تلل نہ دی پکار، دل تہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب قربان علی خان: او دویمہ خبرہ صاحب!

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: دا نوم خورالہ تھیک اخلی کنہ؟

جناب قربان علی خان: نہ تہ راغلی پہ یو نوم وی، مونر درنہ بل خہ جوڑ کرل  
(تہتہ) او صاحب! دا یو ورہ غونڈی خبرہ درتہ بلہ کومہ، ورہ نہ دہ، دا ڈیرہ  
غتہ خبرہ دہ۔ د نگہت بی بی د جذباتو مونر قدر کوؤ، مونر پری پول خفہ یو د

قصور پہ دہی دغہ کبھی، دا واقعہ گوری زما د APS نہ غتہ دہ او خنگہ چہی دہی  
 خائی کبھی او دا د Terrorism بس اولنے یو کیس دے او مخامخ، ہغہ دغہ د  
 پرہی اولگی او حکہ ہغہ ماشومان خو مرہ شول خو دا ماشومان، دا ہول عمر،  
 ہرہ ورخ بہ دوی مری نو دا ډیر سخت دغہ شوے دے او مونر د ہغہی پر زور  
 مذمت کوؤ۔ مہربانی صاحب! اسلام علیکم۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! زما خیال دے چہی پہ دہی بانڈی بہ داسہی او کپرو چہی  
 دوی دا خبرہ او کپری، یو خو بہ جوائنٹ ریزولیشن راولو او بریک کبھی بہ لہر  
 کبینو، یو اندرستینڈنگ بہ جوہ کپرو چہی یرہ خہ اقدامات، متفقہ یو خبرہ راشی  
 چہی ہغہ صحیح میسج ور کپری او کم از کم عوامو تہ ہم پتہ اولگی چہی ہغہ ایم پی  
 ایز چہی دی نو ہغہ غافلہ نہ دی او کم از کم د خپل دغہ سرہ دغہ وی۔۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔ (مداخلت) یو منٹ، د دہی نہ پس بہ تاسو لہ  
 در کپرو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہاں پر جو دو مسائل کی نشاندہی کی گئی، واڈا کے حوالے  
 سے کچھ چیزیں میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ابھی تک صوبائی حکومت کے جناب  
 سپیکر! مرکزی حکومت کے ساتھ جتنے بھی ایشوز ہم نے اٹھائے ہیں، انہوں نے کسی چیز سے انکار نہیں کیا، وہ  
 سارے ایشوز وہ مان جاتے ہیں۔ یہ بھی وہ کہتے ہیں کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ بھی وہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح  
 ہے اور آخر میں یہ کہتے ہیں کہ آپ ایک لیٹر لکھیں اور ہم اس کے اوپر عمل کرتے ہیں۔ میں نے میڈیا کے  
 اوپر کھلم کھلا کہا ہے جناب سپیکر! کہ ہمیں مرکزی حکومت کے اوپر اعتماد نہیں، ان کے اوپر Trust نہیں  
 کیونکہ وہ اپنے وعدوں سے ایسے مکر جاتے ہیں جناب سپیکر! کہ وزیر اعظم صاحب نے حویلیاں کے اندر جلسے  
 میں کہا، چونکہ ہمارا صوبہ ہماری ضرورت سے زیادہ گیس پیدا کرتا ہے کہ Moratorium ہم نے اٹھایا،  
 اس کے اوپر عملدرآمد نہیں ہوا اور آئینی پوزیشن یہ ہے کہ اگر ہم اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی چیز پیدا  
 کرتے ہیں تو اس کے اوپر اس صوبے کے اندر پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ جناب سپیکر! جو ہم ڈیمانڈ کرتے  
 ہیں، جو آئینل ممبر نے کہا ہے، وہ آئینی ہے، ہم اپنے آئینی حقوق مانگتے ہیں اور وہ اس کے اوپر انکار بھی

نہیں کرتے، مثال کے طور پر جتنے بھی یہاں ممبران ہیں، سب کو یہ تجربہ ہو گیا ہو گا کہ ہم پیسکو سے یہ کہتے ہیں کہ آپ آجائیں، ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، آپ اپنے Arrears بتادیں، آپ ہم سے پیسے لے جائیں، ہمیں میٹر لگوادیں، کوئی ایکسیسٹن، کوئی ایس اسی، کوئی ایس ڈی او اس کیلئے تیار نہیں، میرا نہیں خیال کہ کوئی ممبر یہ بتا سکتا ہے کہ ان کے پاس واپڈا اہلکار آئے ہیں اور وہ میٹر لگوانا چاہتے ہیں، تو جناب سپیکر! وہ میٹر لگوانا نہیں چاہتے ہیں، وہ اسلئے کہ واپڈا اہلکاروں کو بھی یہ فائدہ ہے اور مرکزی حکومت کو بھی یہ فائدہ ہے کہ وہ یہاں پر Losses declare کر جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! ایک Simple formula ہے، ہمارا ان کے ساتھ 13.5/ 14% day to day generation میں ہمارا شیئر ہے، ہمارا حق ہے، وہ یہ کر سکتے ہیں کہ اگر آج 1600 میگا واٹ ہمارا حق ہے، وہ خیبر پختونخوا کو 1600 میگا واٹ دے دیں اور اگر وہ یہ بتادیں کہ اس صوبے کے فلاں ایریا میں لوگ بل نہیں دیتے، لہذا ادھر اتنی بجلی ہو اور اس ایریا میں اتنی بجلی ہو تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں ہے۔ اگر سوات میں لوگ بل دیتے ہیں تو ان کو تو بجلی دی جائے، اگر ڈی آئی خان میں لوگ بل دیتے ہیں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کے پاس کہاں سے یہ اختیار آیا کہ اسلام آباد میں بیٹھ کر لوڈ شیڈنگ کرواتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ لوگ بل نہیں دیتے ہو، ہم بیٹھے ہوئے ہیں کہ آپ آجاؤ میٹر لگوادو اور پیسے لے جاؤ۔ کھلی پکھری کیلئے ان کے اہلکار آتے نہیں ہیں اور ہمارا حق یہ کہاں استعمال کرتے ہیں، کدھر استعمال کرتے ہیں؟ یہ کسی پارٹی، کسی ممبر کے ساتھ نہیں، یہ پورے خیبر پختونخوا کی بجلی چراتے ہیں اور ان کو یہ حق نہیں ہے، یہ اس صوبے کے اندر تو یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہاں سے بل زیادہ ہے، یہاں لوڈ شیڈنگ کم ہو اور جناب سپیکر! یہ بڑا Sensitive مسئلہ ہے، آج میں یہ کہہ دوں کہ وفاقی حکومت، ہمیں پنجاب سے گلہ نہیں ہے، یہ پاکستان کا مسئلہ ہے لیکن وفاقی حکومت اور میں معذرت کے ساتھ نون کے ممبران کے ساتھ کہ ہمیشہ یہاں پر آنا ختم ہو جاتا ہے نون کی حکومت میں، ہمیشہ یہاں پر یہ حالات نون کی حکومت میں آجاتے ہیں، میں آج مسلم لیگ نون، فیڈرل حکومت اور پرائم منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم آپ کے نقش قدم پر چلیں تو آپ سے پاکستان کے وجود کو خطرہ ہے، اگر خیبر پختونخوا کے لوگ اٹھیں تو خطرہ پاکستان کو ہے۔ آپ کے تو سعودیہ میں بھی، آپ کے تو لندن میں بھی اور دنیا بھر میں اپنے کارخانے بھی ہیں اور آپ کیلئے جگہ بھی ہے، اگر آپ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں تو یہ نہیں

ہونے دیں گے لیکن اگر خیبر پختونخوا، کیونکہ یہاں پر پیپلز پارٹی کی حکومت بھی رہ چکی ہے، یہاں پر پرویز مشرف کی حکومت بھی رہ چکی ہے، لہذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں پنجاب سے گلہ ہے لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب بھی مسلم لیگ نون کی حکومت آتی ہے، اس صوبے کے اوپر ایک آفت آجاتی ہے، لہذا یہ انتقام یہ صوبہ مسلم لیگ نون اور میاں نواز شریف سے لے گا اور میں ان سے کہتا ہوں کہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بنیاد آپ رکھ رہے ہو، اسلئے کہ ایک حد ہوتی ہے لوگوں کو تنگ کرنے کی، آپ ہمارے بچوں کا احساس اور جناب سپیکر! میڈم نے ایک نکتہ اٹھایا، ہاؤس نے اس کے اوپر بات کی، کیا ان حکمرانوں سے ہم توقع رکھیں، جو اپنے بچوں کے ساتھ یہ حرکتیں کرتے ہیں، جو اپنے بچوں کو تباہ و برباد کرتے ہیں اور پولیس ان کے اوپر خاموش رہتی ہے، وہاں کی حکومت خاموش رہتی ہے؟ وہاں پر جو طاقتور لوگ ہیں، وہ خاموش رہتے ہیں، ان سے ہمیں کیا توقع ہے؟ لہذا میں اس پورے ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اور میں اتفاق کرتا ہوں، بابک صاحب کے ساتھ بھی اتفاق کرتا ہوں کہ یہاں پر اس کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا جائے کہ کیا اور کب کب ہمارے خلاف یہ ایکشن لیا گیا ہے، کب کب ہمیں تنگ کیا گیا ہے، کس کس حکومت نے ہمیں تنگ کیا ہے؟ جناب سپیکر! انرجی کا منسٹر موجود ہے، عاطف خان، انہوں نے ڈیڑھ مہینہ پہلے دو مہینہ پہلے مجھے بتائی کہ ایک بڑا اچھا فیصلہ ہو گیا، فیصلہ کیا تھا کہ یارا اگر آپ ہمیں ٹرانسفارمر نہیں دے سکتے ہو اور دو لاکھ کا ٹرانسفارمر ساڑھے چار لاکھ میں بھی نہیں دے سکتے ہو تو آپ ہمیں Allow کرو، آپ ہمیں اجازت دے دو جو کہ پیسکو چیف دے سکتا ہے کہ آپ Privately ٹرانسفارمر خریدو، آپ ہمیں کمپنیاں بتا دو کہ یہ یہ کمپنیاں ہیں، یہاں پر منسٹر واپڈ اور منسٹر آف سیٹ ڈونوں موجود تھے، ان کی موجودگی میں بات ہوئی، انرجی ڈیپارٹمنٹ سے کہا گیا کہ آپ ان سے بات کریں، میں نے آج منسٹر صاحب سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ لیٹر بھیجو اور ہم ایک ہفتے میں کرتے ہیں، آج ڈیڑھ مہینہ ہو گیا، وہ ہمیں اپنی مرضی سے اپنے پیسوں سے ٹرانسفارمر خریدنے کی اجازت نہیں دیتے، کس سے انصاف مانگتے ہو، کہاں سے انصاف مانگتے ہو؟ اور جناب سپیکر! مجھے لگ رہا ہے کہ "تو تو مار" والی بات ہے ہمارے ساتھ بھی، ہم بھی کھڑے ہو جاتے ہیں، ہم بھی شور مچاتے ہیں اور ان کو بھی پتہ ہے کہ یہ لوگ کتنے پانی میں ہیں، میں اس ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کوئی بھی فیصلہ لیتے ہو اس کے ساتھ کہ پیچھے ہٹنا نہیں، اگر شور مچاتے ہو، لیکن میں کیا

کہوں، ان کا بھی کوئی قصور نہیں ہے، ذرا سا پریشر ان کے اوپر آجائے، وہ منٹیں کرنے لگتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں، جی بس ہو گیا، شرم ہی نہیں ہے، تو لہذا میں ان ممبران کے ساتھ متفق ہوں کہ کمیٹی کے اندر ڈسکس ہونی چاہیے یہ بات لیکن پھر اس طرح نہیں کہ ہم ایک Protest کریں، پھر اس طرح نہیں کہ ہم نکلیں، بالکل ایک Plan out کرنا چاہیے اور اس سوچ کے ساتھ کہ ہم نے اس پاکستان کے اندر رہنا ہے، کراچی اور خیبر پختونخوا کے اندر کوئی فرق نہیں ہے، ہم کوئی لہور اور پشاور میں کوئی فرق نہیں سمجھتے لیکن جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ Slogans ہوتے ہیں اور کچھ لوگ اس کے اوپر ایسے عمل پیرا ہوتے ہیں کہ باقی پاکستان کا حصہ وہ ہڑپ کر جاتے ہیں۔ میں اگر زیادہ ڈیٹیل میں جاؤں ثبوت کے ساتھ تو جناب سپیکر! یہ بات کہیں دور تک نکل جائے گی لیکن آج میں ممبران کے ساتھ متفق ہوں، یہ حکومت متفق ہے، اس ایشو کے اوپر اکٹھے ہیں۔ اسمبلی کے اندر سب سے پہلے جو کمیٹی بیٹھے، وہ پہلے فیصلہ کرے کہ مسئلہ کدھر ہے۔ پبلک ہیلتھ کی بات کی گئی، مجبور ہو گئے کہ ہم سولرائزیشن پر جا رہے ہیں، 130 ٹیوب ویلز کئے، جس ٹیوب ویل کے ساتھ، جس ٹیوب ویل کے ساتھ بھی ایک کنال زمین فالتو ہو، یہ ہماری مجبوری بن گئی، جناب سپیکر! یہ بات پیسکو کو ہم Communicate کر چکے کہ اگر آپ لوگ چھ سات مہینے سال کے اندر ٹرانسفارمر نہیں لگواتے ہو، وہ Pipes rusted ہو جاتے ہیں، وہ پانی جو ہے، لوگ بیمار ہو جاتے ہیں، وہ اس کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! اس کو ہم سیاسی انتظامی کارروائی سمجھتے ہیں اور صرف پی ٹی آئی حکومت کے خلاف نہیں سمجھتے، اس صوبے کے خلاف سمجھتے ہیں، اس کے اوپر یہ ہاؤس جو بھی فیصلہ کرے گا، ہم اس کے ساتھ ہیں، حکومت ان کے ساتھ ہے کیونکہ یہ ہمارے اوپر اس قوم کی، اس صوبے کی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے، جناب سپیکر! آج میں اس ہاؤس میں آن دی فلوریہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک لیٹر ہم لکھیں گے نیب کو اور یہ بات میں کئی دفعہ پیسکو چیف کو سمجھا چکا ہوں، ایک لیٹر لکھیں گے نیب کو، کیونکہ جو پروسیجر ہے، وہ یہ ہے کہ جتنے معزز اراکین نے پیسے بھجوائے ہیں، مجھے یقین ہے کہ انہوں نے سکیمیں بھی دی ہو گی، ان سکیموں کے Against tendering ہوتی ہے جناب سپیکر! انہوں نے جتنے Poles خریدے ہیں، انہوں نے جتنے ٹرانسفارمرز خریدے ہیں، جو کہ آج سٹور میں نہیں ہیں، جناب سپیکر! وہ ٹرانسفارمرز اس معزز ایوان کے ممبران کے ڈیپلیمینٹل فنڈ اور سکیموں کے Against خریدے گئے۔ میں



اتفاق کرتا ہوں اور باب اکبر حیات کے ساتھ کہ شاید اس کو یہ مسئلہ ہو اور اس کے ٹرانسفارمرز اس کو نہ دیئے گئے ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ وہ ٹرانسفارمرز آج سٹور میں نہیں ہیں تو وہ کس کے ایماء پر اور کہاں کہاں پر تقسیم ہو گئے ہیں، کس نے ان کو Install کیا، کہاں کہاں وہ Install ہو گئے؟ یہ بالکل نسیب کیس ہے کیونکہ صوبائی حکومت کا پیسہ ہے جس کا غلط استعمال کیا گیا ہے جس میں ہم واپڈا منسٹر، منسٹر آف سٹیٹ اور پیسکو چیف کو Involve کریں گے اور ہمیں امید ہے جناب سپیکر! ہمیں ادھر سے انصاف ملے گا۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ کے بعد، میرے خیال میں آج ہم نے یہ جو ہمارے پاس کوٹھن ہیں، ہم دوسرے دن کیلئے ڈیفرفر کرتے ہیں اور چونکہ یہ ایک ایٹھ ہے، اس پر تھوڑا ہم نے بات کرنی ہے، بالکل کھل کر بات کریں اور دوسرا اس کے حوالے سے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ جو میٹنگ ہے، میں عاطف خان کو ریکویسٹ کروں گا کہ وہ میٹنگ آپ جلد از جلد Arrange کریں تاکہ جو کمیٹی ہے، وہ بھی ہو جائے اور ایک ریزولوشن، ایک تصور کے ایٹھ پر ہے اور ایک واپڈا کے ایٹھ پر، بریک میں آپ لوگ بیٹھ کر ایک جوائنٹ ریزولوشن لائیں گے۔ عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ایک ایسے مسئلے کو چھیڑا ہے کہ جو ہم میں سے ہر ایک کا مسئلہ ہے، نہ صرف اس ایوان کے ہر ممبر کا مسئلہ ہے بلکہ ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ میں دو دن پہلے گھر جا رہا تھا، میں بارہ بجے، رات گیارہ بجے گھر پہنچ گیا لیکن صبح جب میں نکل رہا تھا تو مجھے بتا دیا گیا کہ میرے حلقے کے تحصیل ہیڈ کوارٹر کے اندر ٹرانسفارمر جل گیا تھا، وہاں پوری کمیونٹی جمع تھی اور وہ آپ کو گالیاں دے رہے تھے، مجھے بتا دیا کہ منسٹر صاحب آپ کو گالیاں دے رہے تھے، میں نے ٹیلی فون اٹھا کے ایکسیسین سے پوچھا کہ ایکسیسین صاحب! ٹرانسفارمرز آپ کے جل جاتے ہیں اور آپ نہیں لگاتے ہیں اور گالیاں منسٹر کو پڑتی ہیں۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ آپ نے اس بات کو ادھر چھیڑ دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم جا کے باہر لاکھ قسمیں کھائیں کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے، اس میں ایم پی اے کی کوئی Involvement نہیں ہے، اس میں منسٹر کی کوئی Involvement نہیں ہے، واللہ کوئی بھی ماننے کیلئے تیار نہیں ہے اور گالیاں ہمیں پڑتی ہیں، کام واپڈا خراب کرتا ہے۔ سر! میں آپ کے ذہن میں آپ کی وساطت سے واپڈا کے کچھ لطیفے آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں، 2006-07 کے اندر ہم

نے فنڈز جمع کئے ہیں، تین چار کروڑ روپے کے ہم نے فنڈز، ڈیپازٹ ورکس ہیں ہمارے، Sanctioned works ہیں، اس کا سامان ابھی تک ریلیز نہیں ہو رہا ہے۔ 2013 میں اسی حکومت کے اندر ٹرانسپارمرز کیلئے پیسے جمع کئے ہیں، وہ ابھی تک ریلیز نہیں ہو رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ پشاور کے اندر اور رسالپور اور نوشہرہ کے اندر لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، رشکی کے اندر لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، پشاور کے مضافاتی علاقوں میں لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، اس وجہ سے وہاں لوڈ شیڈنگ ہے اور بجلی نہیں دی جا رہی ہے۔ میں آپ کو بتاؤں، ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے اندر یہ میرے Colleagues بیٹھے ہیں، میاں جعفر شاہ صاحب اور دوسرے Colleagues بیٹھے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن کے اندر 90% ریکوری ہے 90%، لیکن آپ کے جن علاقوں کے اندر لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، وہاں پھر بھی سردی کے موسم میں تین چار گھنٹے، بجلی چار پانچ گھنٹے آتی ہے، ہمارے ہاں Round the year دیر بالا اور دیر پائیں میں میرے علم کی حد تک Round the year مضافاتی علاقوں میں بالکل بجلی نہیں ہوتی ہے، اس کے باوجود کہ ہمارے ہاں 90% سے لیکر 100% کی ریکوری ہے۔ اگر آپ ریکوری کو دلیل بناتے ہیں تو آپ ملاکنڈ ڈویژن کو بجلی دے دیں، آپ ہزارہ کو دے دیں، مسئلہ یہ نہیں ہے، وہی ہے جو میرے دوست شاہ فرمان نے کہا کہ یہ صوبے کو ٹارچر کرنا چاہتے ہیں، یہ اس صوبے کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہے ہیں۔ اگر تمباکو ایگریکلچرل پراڈکٹ ہے اور وہ Cash crop ہے، ایک لحاظ سے تو وہ مرکزی سبجیکٹ ہے لیکن اگر گندم ایگریکلچرل پراڈکٹ ہے اور اگر کہیں اور پیدا ہوتی ہے تو وہ پراونشل سبجیکٹ ہے۔ بجلی ہمارے ہاں پیدا ہوتی ہے، گیس ہمارے ہاں، تو یہ Strategic assets ہیں، یہ مرکز کے پاس ہیں، اس پر آپ کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ جب آپ پیدا کرتے ہیں اور Naturally آپ کا Right ہے، کانسٹیٹوشن آپ کو دیتا ہے، اس میں بھی Constitutional right ہم آپ کو نہیں دے رہے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کہاں ہمیں دھکیلیں، ہمیں کہاں Push کر رہے ہیں؟ یعنی یہاں Irrespective of the political affiliations اے این پی، پاکستان تحریک انصاف، مسلم لیگ نون، جے یو آئی، جماعت اسلامی، سب کے لوگ، پیپلز پارٹی، اس ایوان کے اندر جتنی بھی پولیٹیکل پارٹیز ہیں، آزاد Candidates ہیں، سب مل کے، جب سے میں اس اسمبلی کے اندر آیا ہوں یہی ایک بات کر رہے ہیں۔ اسلام آباد ہم چلے گئے انہوں نے کہا ہم کمیٹی

بناتے ہیں، کمیٹی بنا دی، کمیٹی کے ساتھ ہماری چار پانچ میٹنگز ہوئیں، میں نے خود دو تین میٹنگز کے اندر شرکت کی، انہوں نے کہا ہم آپ کی ساری باتیں مانتے ہیں، ایک ایک کر کے سب کے بارے میں کہا کہ ہم نے یہ مان لیا، آپ کے یہ بقایا جات جو ہیں، وہ بھی دے رہے ہیں، ہم آپ کو، یہ ساری چیزیں مان لیں، آن ریکارڈ مان لیں لیکن دے نہیں رہے ہیں، سچی بات یہ ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ کس طریقے سے ہمارے یہ Rights ہمیں دیں گے اور میں میڈیا والوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم از کم یہ بات وہ 'ہائی لائٹ' کریں، یعنی فیڈرل گورنمنٹ سے بھی ہمارا دکھ درد جو ہے، مجھے تکلیف ہوتی ہے کہ جب یہاں ہماری اس اسمبلی کے اندر اس قسم کے سیریس ایشوز کے اوپر، اس قسم کے ایشوز کے اوپر بات ہوتی ہے تو ہمارے الیکٹرانک اور نیشنل میڈیا کے اندر اس کو کوئی کوریج نہیں دی جاتی ہے، آپ سندھ اور پنجاب کے اندر کوئی گالی نکلتی ہے اور وہ پھر میڈیا کی زینت بنتی ہے، ٹی وی چینلز کے اوپر کہتے ہیں کہ فلاں بی بی نے یہ کہا اور فلاں، انہوں نے کہا کہ اب میرے بچے آپ بیٹھ جائیں، سپیکر صاحبہ نے کہا کہ بچے بیٹھ جائیں اور یہ بات بار بار چلتی رہتی ہے لیکن یہاں اگر پبلک انٹرسٹ کی کوئی چیز ڈسکس ہوتی ہے تو میڈیا کے اوپر نہیں 'ہائی لائٹ' ہوتی، الیکٹرانک میڈیا جو ہماری آواز مرکز تک پہنچاتا ہے، وہاں تک نہیں پہنچتی ہے، اسلئے جب لوگوں کی آواز وہاں تک نہیں پہنچے گی اور اس کے نتیجے میں مرکز کے حکمرانوں کی Insensitivity جو ہے، ان کی بے حسی ان کو Touch نہیں کیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ جو رسالپور کے اندر اور ریشکئی کے اندر واقعہ ہوا ہے، یہ ڈبل اور ٹریپل ہوتے جائیں گے، اس طرح کے واقعات ہوتے رہیں گے۔ جب آپ کے گھر کے اندر آگ لگ جاتی ہے، آپ جل رہے ہوتے ہیں، آپ کے گھر کے اندر بجلی نہیں ہوتی ہے تو آپ خود اپنے آپ کو بھی آگ لگاتے ہیں اور باہر جا کے حکومتی پراپرٹی کو بھی آگ لگاتے ہیں اور پھر ہماری تکلیف ہوتی ہے صوبائی حکومت کو کہ ہم جا کے، ہماری پولیس جا کے، اس کے اوپر ہمیں تکلیف، ہمارے لئے تکلیف بنتی ہے کہ اپنے لوگوں کے اوپر لاٹھی چارج کر کے، اپنے لوگوں کو زخمی کر کے، اپنے لوگوں کے اوپر ایف آئی آر کر کے اور پھر فیڈرل منسٹر صاحب Statement دیتے ہیں کہ صوبائی حکومت ناکام ہے، وہ چیزوں کو کنٹرول نہیں کر رہی ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح شاہ فرمان نے کہا، Seriously اس مسئلے کے اوپر سوچنے کی ضرورت ہے، آپ پارلیمنٹری لیڈرز کو بٹھاتے ہیں، کابینٹ کے سینیسر ممبرز کو بٹھاتے ہیں، جس کو بھی

بٹھاتے ہیں لیکن ہمارے سیشن اور اس ڈیویٹ کا کوئی Meaningful اور Productive

conclusion ہونا چاہیے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تو کافی لیٹ آیا ہوں اور تمام دوستوں نے اس ایشو پر جو بات کی ہے، میں نے جو سنی ہے، اس دن اجلاس میں آپ نہیں تھے تو یہ ایشو اٹھایا گیا تھا اور میڈم سپیکر صاحبہ نے مجھے اس کی وضاحت کرنے کیلئے خصوصی طور پر بلا یا حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ میں ممبر صوبائی اسمبلی ہوں اور پی ایم ایل این کا میں پارلیمانی لیڈر ہوں صوبائی اسمبلی میں، میں وفاقی وزیر بھی نہیں ہوں کہ میں یہاں پر کوئی جواب دے سکوں یا اپنے دوستوں کو مطمئن کر سکوں، بہر حال جناب سپیکر صاحب! یہاں یہ مسئلہ صوبائی اسمبلی میں کئی دفعہ اٹھایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب! قومی اسمبلی کے اندر یہاں پر جتنی پارٹیاں نمائندگی کرتی ہیں، اتنی پارٹیوں کے نمائندے وہاں پر قومی اسمبلی میں موجود ہیں جو قومی اسمبلی کے ممبرز ہیں۔ تحریک انصاف نے کئی دفعہ کوشش کی قومی اسمبلی سے استعفیٰ دینے کی، پی ایم ایل این نے ان کے استعفیٰ قبول نہیں کئے، ہماری یہ کوشش تھی کہ وہ یہاں پر بیٹھیں قومی اسمبلی کے اندر، صوبہ خیبر پختونخوا سے سب سے زیادہ ووٹ تحریک انصاف کو ملے ہیں اور خیبر پختونخوا سے قومی اسمبلی کے ممبران تحریک انصاف کے زیادہ ہیں، قومی اسمبلی کے اندر جو بیٹھتے ہیں، اس دفعہ بھی انہیں De-seat کرنے کیلئے جب قرارداد پیش کی گئی تو اس میں بھی پی ایم ایل این اور دوسری تمام سیاسی جماعتوں نے مل کے وہ قرارداد واپس لے لی تاکہ تحریک انصاف کے ممبران قومی اسمبلی یہاں پر بیٹھیں اور خیبر پختونخوا کے مسائل کو قومی اسمبلی کے اندر اٹھائیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نہیں سمجھتا کہ میں پاکستان مسلم لیگ نون کا ممبر صوبائی اسمبلی ہوں اور شاہ فرمان صاحب کی اور عنایت اللہ خان صاحب کی بات میں نے سنی ہے کہ یہاں پر یقیناً یہ بہت بڑا فورم ہے، صوبے کے مسائل کو اجاگر کرنے کیلئے، اگر یہ اپنے ممبران قومی اسمبلی کو یہ کہہ دیں کہ اس ایشو کو وہ وہاں پر اٹھائیں تو میری پارٹی کا بھی ہے، تحریک انصاف کا بھی ہے، پی پی پی کا بھی ہے، اے این پی کا بھی ہے، جے یو آئی کا اور قومی وطن پارٹی کا، تمام سیاسی جماعتوں کا اور صوبہ بھر کے عوام کا یہ ایشو ہے، اگر وہ اس ایشو کو قومی اسمبلی کے اندر اٹھالیں تو میرے خیال کے مطابق وہ فورم اس کیلئے بہت زیادہ موزوں ہے۔ میں

قطعاً پیسکو کا دفاع یہاں پر نہیں کرتا جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے عوام کو پیسکو کی طرف سے بہت زیادہ تکلیف میں مبتلا دربتلا کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات بھی کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ آج سے دو سال پہلے جو اس ملک میں لوڈ شیڈنگ کی حالت تھی، آج خدا کے فضل و کرم سے ان دو سالوں میں اس میں کمی آئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میرا بھائی یہ کہہ رہا تھا "اک پھارتے بھاؤں چنگا ہے، پر دو وانہی چنگا" پنجاب بہت اچھا ہے، مرکز اچھا نہیں ہے، پاکستان ٹوٹنے کی طرف جا رہا ہے، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ یہ ملک پاکستان مسلم لیگ نے حاصل کیا تھا اور اس کا دفاع بھی پاکستان مسلم لیگ نون ہی کرے گی ان شاء اللہ خدا کے فضل و کرم سے، اس کے اوپر کوئی آئینہ نہیں آنے دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام ممبران صوبائی اسمبلی نے اپنے اپنے فنڈز ٹرانسفر کر کے جمع کئے، کھمبوں کیلئے جمع کئے اور دوسری بجلی کی ضروریات کیلئے جمع کئے جو ملنے میں، عوام کی دشواری دور کرنے میں پیسکو کا کوٹ ہے، میں خود بھی مرکزی وزراء اور وزیر اعظم صاحب اور گورنر صاحب کے نوٹس میں یہ بات لاؤں گا کہ ہر اجلاس میں پیسکو کی وجہ سے مرکزی حکومت کے اوپر تنقید کی جاتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں جناب سپیکر صاحب! کہ واپڈا مرکزی گورنمنٹ کے Under آتا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! ذرا صوبائی محکموں کے اوپر بھی ہمیں نظر ڈالنی چاہیے۔ اس دن میرے ایک دوست نے کہا کہ عابد شیر علی کو استعفیٰ دینا چاہیے اسلئے کہ پیسکو صحیح کام نہیں کر رہا، اگر جناب سپیکر صاحب! پیسکو صحیح کام نہیں کر رہا اور ہم عابد شیر علی سے تحریک انصاف والے استعفیٰ مانگتے ہیں تو میں تحریک انصاف کے تمام صوبائی وزراء سے استعفیٰ مانگنے میں حق بجانب ہوں کہ کوئی صوبائی محکمہ ان وزراء کی نہیں سنتا اور صوبے کے مسائل جوں کے توں پڑے ہوئے ہیں۔ میں جناب سپیکر صاحب! یہ بات بھی یہاں کرنا چاہتا ہوں، بہت ہو گیا اس سے پہلے کہ مرکزی حکومت کے اوپر یہ صوبائی حکومت اپنا بوجھ ڈالتی ہے، مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے اوپر اپنا بوجھ ڈالتی ہے، جناب سپیکر صاحب! تحریک انصاف کو صوبے میں اور مسلم لیگ نون کو مرکز میں عوام نے اپنے مسائل کے حل کیلئے ووٹ دیا ہے، اسمبلیوں میں بھیجا ہے، اب یہ سودا نہیں کیے گا کہ ہم اپنا گند ان کے اوپر ڈالیں، یہ اپنا گند ہمارے اوپر ڈالیں، خدارا، میں درخواست کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ مل کے صوبے کے عوام کو مشکلات سے نکالا جائے، مل کر

صوبے کے عوام کو ان مشکلات سے نکالا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، 2013 کا جو الیکشن ہوا ہے، اس الیکشن میں اس ملک کے عوام نے اور اس صوبے کے عوام نے دو الیٹوز کے اوپر ووٹ دیے ہیں، تمام سیاسی پارٹیوں کو، ایک دہشتگردی کے اوپر، ایک لوڈ شیڈنگ کے اوپر۔ الحمد للہ، یہ صوبہ دہشتگردی کی آگ میں جل رہا تھا، اس کا کریڈٹ نواز شریف کو جاتا ہے، آج خدا کے فضل سے پورا ملک امن کی طرف جا رہا ہے اور راجیل شریف کو، پاکستان آرمی کو اور ہماری تمام فورسز کو کہ جنہوں نے صوبے میں امن قائم کرنے کیلئے بے تحاشا قربانیاں دی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! پھر بھی میں نے بات لمبی کر دی، آپ کا وقت میں نے ضائع کیا، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ بات بس ختم کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ جو الیٹوز ہے، پیسکو کے خلاف جو بھی صوبائی حکومت کارروائی کرے گی، ہم اس کا بھرپور ساتھ دیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور جو بھی محکمہ صوبائی حکومت کا غلط کام کرے گا، انہیں بھی ہمارا ساتھ دینا ہوگا۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نلوٹھا صاحب نے آخر میں بہت اچھی زبردست بات کی، باقی ڈیٹیلز میں میں نہیں جاؤں گا لیکن تھوڑی سی Statistics کے مطابق میں بات کروں گا، کچھ مسائل ہیں ہمارے، یہ سارے ممبران کے، صرف حکومت کے نہیں ہیں اور اس میں Natural justice کا عنصر، اس کی نفی ہو رہی ہے کہ اگر مجھے میرے گناہ کی سزا ملتی ہے تو ٹھیک ہے مجھے اس کیلئے تیار ہونا چاہیے۔ اگر چور چوری کرتا ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے کہ جی کل کو مجھے پکڑا جائے گا تو پھر اس کو سزا بھی ملتی ہے لیکن اسے پتہ ہوتا ہے کہ میں چوری کر رہا ہوں، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ جتنے بھی یہاں پر ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو اس گناہ کی سزا دی جاتی ہے کہ جو کہ انہوں نے نہیں کیا، پیسکو اپنی نااہلی یا اوپڈ یا فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ یا جو بھی ہے، نالائقان کی ہے، گناہ ان کا ہے اور ذلیل سارے یہ یہاں جو ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ذلیل یہ ہوتے ہیں۔ نمبرون لوڈ شیڈنگ، لوڈ شیڈنگ کی جب ہم

نے کئی دفعہ بات اٹھائی فیڈرل منسٹر سے، منسٹر آف سٹیٹ سے تو وہ ہمیں دو Reasons بتاتے ہیں جو کہ دونوں Invalid ہیں، نمبر ون Reason وہ کیا بتاتے ہیں کہ جی پروڈکشن کم ہے، پروڈکشن کم ہے، اس کی تو چلیں پروڈکشن کم ہے، اس کو توجو کرنا ہے کر رہے ہیں لیکن اس کے آگے وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ جی آپ کے Line losses بہت زیادہ ہیں، تو میں نے Personally ان کو یہ کہا کہ جی Line losses زیادہ ہیں تو آپ اس کے خلاف ایکشن لیں، یہ دنیا میں کہاں کا قانون ہے کہ بجلی کی چوری میں کروں اور سزا شاہ فرمان صاحب کو ملے؟ اگر کسی کا ہمسایہ بل نہیں دیتا تو آپ جو پورا بل دے رہے ہیں، اس کو کیوں سزا دے رہے ہیں؟ یہ کہیں نہیں ہوتا لیکن کہہ رہے ہیں کہ جی اس پر Line losses زیادہ ہیں تو ان ساروں کی بجلی بند کر دیتے ہیں، یہ نمبر ون Invalid reason ہے۔ پھر نمبر ٹو وجہ کیا بتاتے ہیں کہ جی ہم آپ کو بجلی پوری دینا چاہتے ہیں لیکن آپ کا سسٹم نہیں اٹھا سکتا، تو خواجہ آصف صاحب کو میں نے یہ کہا کہ جی یہ سسٹم تو ہمارا نہیں ہے، سسٹم تو بیسکو کا ہے، سسٹم تو آپ کا ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ سسٹم کو Strengthen کریں، آپ سسٹم میں انویسٹمنٹ کریں، آپ سسٹم میں پیسہ لگائیں، تو کہتے ہیں کہ جی ہم کر رہے ہیں۔ تو پہلے ایک آدمی کو کمزور رکھتے ہیں، اس کو کھانا کم دیتے ہیں کہ جو کمزور ہے، پھر جب وہ کہتے ہیں کہ جی کھانا دیں تو آپ کہتے ہیں نہیں تم کمزور ہو اس وجہ سے ہم زیادہ نہیں دے سکتے۔ عجیب سی بات ہے کہ سسٹم بھی ان کا ہے، انویسٹمنٹ بھی انہوں نے کرنا ہے اور کہتے ہیں کہ جی آپ کا سسٹم کمزور ہے، بجلی زیادہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس کیلئے ہم نے ان سے کئی دفعہ، لیکن یہ میں آپ کو وجہ بتاتا ہوں کہ وجہ کیا بیان کرتے ہیں، Invalid reason۔ پھر اس کے بعد ٹرانسفارمرز کی بات آجاتی ہے، ٹرانسفارمرز ایک تو سارے صوبائی اسمبلی کے ممبران، صوبائی محکموں نے، ہاسپٹلز نے، سکولوں نے پیسے جمع کرائے ہوئے ہیں اور ان کو ٹرانسفارمرز نہیں ملتے، ٹرانسفارمرز نہیں ملتے، اب مجھے یہ بتائیں کہ اگر ٹرانسفارمرز خریدنا کوئی اتنا بڑا مسئلہ ہے، پیسوں کی بات ہے نا، پیسے سال دو سال، پانچ سال سے اربوں روپے، اربوں روپے صوبائی حکومت کے پڑے ہوئے ہیں اور انہی پیسوں کے، ٹرانسفارمرز لگانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے، بل بجلی کا کون لیتا ہے؟ بجلی اگر کوئی استعمال کرتا ہے، اس سے بیسکو بل لیتا ہے، صوبائی حکومت تو نہیں لیتا، ٹرانسفارمرز ٹھیک کرنا، ٹرانسفارمرز سپلائی کرنا، ٹرانسفارمرز لگانا، بجلی کا کھمبا لگانا، تار لگانا، یہ ساری بیسکو کی ذمہ داری ہے، وہ پوری نہیں کرتا اس

کے ہم پیسے دیتے ہیں، صوبائی حکومت پیسے دیتی ہے اور اس کے باوجود وہ نہیں دیتے۔ تو اگر پیسے ہم دے رہے ہیں تو ٹرانسفارمرز خریدنے میں کونسی ایسی بڑی بات ہے کہ وہ ٹرانسفارمرز بھی نہیں خرید کر کے دے سکتے، اور پھر اگر ہم اعتراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں، یہ جی آپ سیاسی مخالفت کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ پھر اس کے بعد ٹرانسفارمرز ٹھیک کرنا جو کہ آج کا مسئلہ ہے۔ ٹرانسفارمرز خراب ہوتے ہیں، سو سو، دو سو لوگ، پانچ پانچ سو لوگ ہم لوگوں کے گھروں میں، ہم لوگوں کے حجروں میں لوگ آتے ہیں کہ جی ٹرانسفارمرز جلا ہوا ہے، آپ ٹھیک کر کے دیں۔ اب ٹھیک بات وہ کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جی اس گرمی میں بچے بوڑھے بیچارے کیسے گرمی میں گزارا کریں گے اور جب ہم پیسکو کو کہتے ہیں، کہتے ہیں کہ جی بیس دن لگیں گے، پندرہ دن لگیں گے، پچیس دن لگیں گے ٹرانسفارمر کو Repair کرنے میں، تو جب ہم انہیں کہتے ہیں کہ جی اس پر تو اتنے دن لگیں گے، لوگ جو آئے ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جی آپ اپنی جیب سے کریں، ایک ٹرانسفارمر پر آپ کو پتہ ہے کہ پچاس ہزار، اسی ہزار، ایک لاکھ روپے لگتے ہیں تو میں نے اپنے حلقے کے لوگوں سے سنا ہے کہ آپ اپنی جیب سے کریں، میں نے کہا جی میری جیب تو اتنی اجازت نہیں دیتی کہ حلقے میں روزانہ دو چار ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، وہ اگر میں اپنی جیب سے کروں تو یہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے دن کا خرچہ ہے، مہینے کا تیس چالیس لاکھ روپے بنتے ہیں تو یا تو مجھے اس کیلئے کرپشن کرنا پڑے گی، میں نے ان کو پشتو میں کہا، میں نے کہا "بیا بہ تاسو نہ خرمن او باسم نو بس ہغہ پیسپی بہ پہ دپی باندپی لکوم نو وائی دا خو بہ نہ کوپی" تو پھر مسئلہ یہ آتا ہے کہ جب ہم اسے کہتے ہیں Repair کیلئے کہ آپ ٹھیک کریں، ٹھیک کریں اس کو، جی ہمارے پاس دوور کشاپ ہیں، تو جب ہم انہیں کہتے ہیں کہ جی دوور کشاپ ہیں تو ان کو تین کر دیں، چار کر دیں، ہاں ٹھیک ہے کر دیں گے۔ یہ میں آپ کو سارے وہ مسئلے بتا رہا ہوں کہ جو ان سے ہماری ڈسکشن ہوئی ہے۔ نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، اچھانیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، ان سے کئی دفعہ بات ہوئی، وہ شاہ فرمان صاحب والی بات وہ اکثر لوگ کہتے ہیں، وہ پشتو میں ایک مثال ہے کہ ہغہ پولیس والا وائی۔ وائی کار ہم مہ کوہ، انکار ہم مہ کوہ۔ تو جب انہیں کہتے ہیں کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، یہ ہمارا حق ہے دے دیں، ہاں جی، بالکل آپ کا حق ہے، آپ کو دیتے ہیں، اس کو ہم سی سی آئی میں لے کے جائیں گے، کیوں لے کے جائیں گے؟ جب Cap کیا تھا تو سی سی



آئی نے Cap کیا تھا؟ نہیں، جب Uncapping کر رہے ہیں تو کہتے ہیں اس کو سی سی آئی میں لے کے جائیں، ہم نے کہا سی سی آئی میں لے کے جائیں لیکن اس کو کم از کم ریلیز کر دیں۔ یہ میں آپ کو ساری وہ باتیں بتا رہا ہوں کہ جو ان سے ہماری کئی دفعہ یہ مسلسل، یہ نہیں کہ ہم ان سے کوئی ڈسکشن نہیں کرتے یا میٹنگز نہیں کرتے، 13.5% اس صوبے کا حق بنتا ہے، 10% دے رہے ہیں، یہ آج سے نہیں، یہ کئی سالوں سے 10% دے رہے ہیں۔ اچھا جب انہیں کہتے ہیں کہ کیوں بجلی کم دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی سارے صوبوں کو کم دیتے ہیں، تو ہم انہیں کہتے ہیں کہ جب سارے صوبوں کو کم دیتے ہیں تو وہ زیادہ کس کو دیتے ہیں، اگر سارے صوبوں کو کم دے رہے ہیں تو کسی کو تو زیادہ دیتے ہوں گے، نا، جب بجلی کی پروڈکشن ہو رہی ہے تو کہتے ہیں کہ وہ بھی نہیں بتاتے، اب آخری بات، میں اس بات کو کہ کئی دفعہ یہ باتیں ہوئیں اور عجیب مصیبت یہ ہے کہ اگر میں اپنے گناہ میں ذلیل ہوں تو میں کہوں گا کہ ہاں ٹھیک ہے میری غلطی تھی، میرا گناہ تھا لیکن پرانے گناہ میں ہم لوگ ذلیل ہو رہے ہیں اور یہ میں میڈیا کے حضرات سے بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ کم از کم لوگوں کو بتائیں کہ یہ واپڈا، یہ پیسکو صوبائی حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہے لیکن کم از کم جس طرح یہاں پہ بات ہوئی، اگر یہ لوگ پھر تنگ ہو گئے تو پھر مجبوراً یہ لوگ جائیں گے، سارے لوگ جائیں گے، پھر تریلا گئے جہاں بھی گئے اور زبردستی اگر وہ لائن کاٹیں، جو بھی کاٹے پھر کیا کرے گی پولیس، کتنے لوگوں پہ لاٹھی چارج کرے گی، کتنے لوگوں پہ آنسو گیس پھینکے گی، کتنے لوگوں پہ گولیاں چلائے گی؟ لیکن مجبوری ہے، پھر جب لوگ تنگ ہوں گے، ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو جائے اور جس طرح آپ نے کہا کہ آج صبح بھی چیف منسٹر صاحب نے بات کی لیکن پھر ہم جو پہلے کمیٹی بنائی تھی، اس کو اکٹھا کر کے پھر فیڈرل گورنمنٹ سے بات کر لیتے ہیں کہ جی خدا کیلئے ہم کچھ زیادہ نہیں مانگ رہے ہیں، ہم صرف اپنا حق مانگ رہے ہیں جو ہمارا بنتا ہے، ہمیں زیادہ بجلی نہ دیں، 13.5% جو ہمارا حق بنتا ہے، وہ دیں جو پیسے ہم نے دیئے ہوئے ہیں، ان پیسوں کے ہمیں ٹرانسفارمرز دیں، ٹرانسفارمرز جو Repair کرنا آپ کی ذمہ داری بنتی ہے، آپ وہ Repair کر کے دیں اور آخری بات کہ واپڈا میں، پیسکو میں مجھے کئی دفعہ انہوں نے کہا کہ جی آپ ایکشن لیں تو میں نے کہا یہ تو وہی والی بات ہو جائی گی کہ مدعی سست اور گواہ چست، اگر آپ کا محکمہ ہے، مجھے بتائیں کہ کتنے، پچھلے ایک سال میں میں نے تو نہیں سنا کہ کوئی

ایس ای Suspend ہوا ہو، Terminate ہوا ہو، یہاں ہزاروں صوبائی ملازمین کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے لیکن مجھے بتادیں کہ پیسکو کا اگر کوئی ایکسیشن، کوئی ایس ای، کوئی ایس ڈی Terminate ہوا ہو، اس کے خلاف ایکشن لیا گیا ہو؟ جب تک ان کے خلاف ایکشن نہیں لیا جائے گا، میٹر عام آدمی نہ ٹھیک کر سکتا ہے، نہ خراب کر سکتا ہے، وہی لوگ ملے ہوئے ہیں، جب تک ان کے خلاف ایکشن نہیں ہو گا تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اس ایشو پہ کافی ڈسکشن ہوئی، اس پہ اس طرح کرتے ہیں کہ کل دو بجے پارلیمانی لیڈرز اور حکومت، یہ مشترکہ طور پر ایک جوائنٹ ریزولوشن بھی بنالیں تاکہ کل ہم اس کو پاس کرائیں اور طریقے سے جو جو ایشوز ہیں، وہ اس میں Properly address ہو جائیں، کل دو بجے آپ لوگ آجائیں اور اس پہ وہ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب پرویز خٹک، وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب بھی آگئے ہیں، اس ایشو پہ تو کافی Detailed discussion ہو گئی ہے تو میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب! اس وقت میں ایشو واپڈا کے اوپر، لوڈ شیڈنگ کے اوپر بہت سیریس ڈسکشن ہو رہی ہے اور تمام ارکان کے بہت Serious concerns ہیں کہ لوڈ شیڈنگ ابھی اپنی حدود سے بہت آگے بڑھ گئی ہے اور اس کا سارا نزلہ عوام کے اوپر، تو آپ اگر اس کے اوپر Comments کرنا چاہتے ہیں تو چیف منسٹر صاحب کو، اور اس میں ایک تجویز یہ آئی ہے کہ جو کمیٹی آپ نے بنائی تھی، جو Negotiation کر رہی تھی، اس کمیٹی کو Activate کیا جائے اور اگر آپ کے پاس کل ٹائم ہو تو کل دو بجے ایک میٹنگ کی جائے، اس کیلئے کوئی ترتیب بنائی جائے۔ پلیز، چیف منسٹر صاحب!

(تالیاں)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سپیکر صاحب! میں سب سے پہلے تو اپوزیشن کا شکر گزار ہوں کہ اس ایشو پر انہوں نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا اور ہم اسلام آباد گئے اور پورا ایک سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد Continuously میری میٹنگز فیڈرل منسٹر کے ساتھ اور سیکرٹریز اور Different ان کے جو ادارے

ہیں، سب سے میٹنگز ہوتی رہیں اور ہمارے ایشوز ڈسکس ہوتے رہے لیکن Specially لوڈ شیڈنگ پہ میں نے یا ہم سب نے مل کر ادھر اسلام آباد میں ایک پوائنٹ Raise کیا تھا کہ 2008 سے ہمارے صوبے کو 10% کے حساب سے شیئر جو پاکستان میں Daily produce ہوتی ہے بجلی، جس میں ہمارا 13.7% something exact share ہے، اس شیئر کی بجائے ہمیں 2008 سے 10% دیا جا رہا ہے، یہ الٹو میں نے ان کے ساتھ اٹھایا کہ ہمارا اپنا جو حق بنتا ہے، یہ نہیں کہ ہماری تو ویسے بھی ایکسٹرا بجلی ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں اپنی ساری بجلی دے دو لیکن پاکستان میں جو شیئر ہے، وہ ہمیں ملنا چاہیے، وہ میرے خیال میں تین چار، پانچ مہینے میٹنگز ہوتی رہیں اور افسوس مجھے اس بات پر ہے کہ فیڈرل منسٹر، فیڈرل سیکرٹریز Agree کر جاتے تھے، یہاں کے چیف پیسکو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کو 'ڈاچ' کرتا رہا، کئی رنگ برنگ قصے سناتا رہا کہ اگر ہم یہ بجلی لیتے ہیں تو ہم اس کو پورا استعمال نہیں کر سکتے۔ میں نے ان سے بحث کی، جہاں استعمال ہو سکتی ہے، ہماری ایک یونٹ بجلی بھی ہمارے صوبے سے باہر نہیں جانی چاہیے، Finally ان کے ساتھ ایک شیڈول ہم نے طے کیا ہے جس پہ ابھی بھی مجھے اعتراضات ہیں کہ جب ہماری بجلی پوری ہو گی اور 13.7% کے حساب سے ہمیں اپنی بجلی ملے گی تو لوڈ شیڈنگ میں ہر جگہ دو دو، تین تین گھنٹے باسانی کمی آسکتی ہے۔ ساتھ ساتھ انہوں نے ایک شیڈول بنا دیا ہے، یہ تقریباً 180 فیڈرز ہیں Something جو وہ کہتے ہیں کہ وہ لوڈ شیڈنگ فری ہوں گے جہاں پر چوری یا وہاں پر Losses جس فیڈر پہ کم ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس پر ہم نے زیر لوڈ شیڈنگ کر دی ہے جس کے بارے میں ایک میٹنگ میں کل یا پرسوں رکھوں گا اور اپوزیشن کے دوستوں میں جو اپوزیشن لیڈرز ہیں، میں ان کو ٹائم بتا دوں گا، وہ بھی آکے بیٹھ جائیں تاکہ یہ مسئلہ مستقبل کیلئے حل ہو جائے۔ وہ میں یہ چاہتا ہوں یا ہماری اپنی سوچ ہے کہ جتنی Percentage کی بجلی، ہمیں ابھی ایکسٹرا جو ہماری اپنی بجلی تھی، وہ واپس آئے گی ہمارے فیڈرز میں تو اس کو میں چاہتا ہوں کہ اس حساب سے لوڈ شیڈنگ کو کم کیا جائے۔ ان کی سوچ یہ ہے کہ نہیں جہاں زیادہ چوری ہے، وہاں پر لوڈ شیڈنگ زیادہ رہنی چاہیے اور جہاں نہیں ہے، وہاں بالکل زیر لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں۔ تو اس پر بیٹھ کر میں آپ سے تعان چاہوں گا، میں آپ کو، جو پارلیمنٹ لیڈرز ہیں، میں ان کو اطلاع دے دوں گا، اس پہ فیصلہ سے تقریباً وہ جو بجلی کی کمی ہے، وہ آنی شروع ہو چکی ہے۔ ہمارے صوبے میں کبھی پانچ سو میگا واٹ، چھ سو میگا

واٹ، بہت بڑا اس کا وہ بنتا ہے، پانچ چھ سو میگا واٹ بجلی کافی بجلی ہے تو وہ ہمارے صوبے میں آنی شروع ہو چکی ہے، صرف اس کا سسٹم بنانا ہے تو اس کی جب میٹنگ ہوگی، ان شاء اللہ میں آپ کو اطلاع دوں گا۔ ان سے میری دوسری یہ بات ہوئی جی کہ ہمارے صوبے کے جو Dues ہیں یا جیسے یہ ہمارے صوبے کا بجلی کا شیئر ہے، یہ ہمیں آپ دے دیں، Dues کی بات چل رہی ہے، ہمارے ساتھ فائنل ہو چکا ہے لیکن وہ پراسیس ہماری سرکار اتنا لمبا کر دیتی ہے کہ ایک کاغذ لکھنے میں مہینہ ڈیڑھ لگ جاتا ہے جس کے پیچھے میں ہر ہفتے ان سے پوچھ رہا ہوں کہ جلدی کریں۔ اب ایک بات یہ ان سے میری بات تقریباً فائنل ہو چکی ہے کہ اگر ہمارے صوبے کو اپنا حق مل گیا تو پھر ہماری Responsibility بنتی ہے کہ جو صوبے میں لوگ کنڈے لگاتے ہیں، بجلی چوری کرتے ہیں جس کی وجہ سے سارا صوبہ لوڈ شیڈنگ کی نذر ہے تو جتنی ہم چوری کم کریں گے اتنی ہی لوڈ شیڈنگ کم ہوتی جائے گی اور ساتھ ساتھ جو ہمارے یہاں پر فیڈرز کی کمی ہے یا گرڈ سٹیشنز کی کمی ہے، اس پر بھی ہماری سلسلہ وار ان سے ڈسکشن ہوتی رہتی ہے کہ کہاں کہاں وہ کام، تھوڑا بہت اس پہ کام شروع ہو چکا ہے تو پھر اس اسمبلی کو، ہم سب کو پھر یہ بھی Commitment کرنا پڑے گا کہ پھر اس چوری کو روکنا ہے کیونکہ انہوں نے نہیں روکنا، صوبہ ہمارا ہے، لوڈ شیڈنگ کا زور ہم سے نکل رہا ہے، گالیاں ہمیں پڑ رہی ہیں، میں نے ان کو کہا ہے کہ ایک سسٹم کے تھرو سب سے پہلے جہاں جہاں چوری ہو رہی ہے سارے صوبے میں، اس کی مکمل ایک رپورٹ بنائی جائے کہ کہاں کہاں کیا ہو رہا ہے اور اس کو مطلب ہے کہ خالی کاغذوں پہ نہیں، اس کی پوری ویڈیو فلم سب کچھ بنا کے دے دیں اور اسی سسٹم کے تھرو وہ ہم جو سرکاری آفیسرز ہیں، ان کو دے دیں گے کہ یہ تمہاری پوزیشن ہے، اب اس کو کلیئر کرنا ہے، اس کو کلیئر کرتے جائیں گے اور صاف ستھرا علاقہ ان کے حوالے کریں گے، پھر اس کے بعد ان سے حساب ہو گا کہ اب اس میں کیوں چوری ہو رہی ہے؟ تو یہ کافی چیزیں ہیں، یہ Under discussion ہیں تو اگر ہم سب مل کے بیٹھیں اور ایک فارمولہ طے کر دیں کہ ہم اپنا حق لے لیں اور پھر اپنا حق ادا کریں کیونکہ ان کے ساتھ سپورٹ میں پولیس اور عوام اگر نہ ہوں تو بہت مشکل ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہو سکیں کیونکہ ہمارے لوگ عادی ہو چکے ہیں غلط کاموں میں، تو یہ جو کیا کہتے ہیں سخت فیصلے بھی کرنے پڑیں گے کیونکہ یہ ہمارا، اگر ہم نے یہ بجلی میں چوری اور یہ چیز ختم کر دی پھر ہمارا حق بنتا ہے کہ ہمارے صوبے میں لوڈ شیڈنگ نہ ہو،

ہمیں کیوں اس تکلیف میں ڈالا جا رہا ہے؟ تو جب بھی ہم بات کرتے ہیں تو آپ سوچیں %80 سے Above بجلی چوری ہو رہی ہے، %60 ہو رہی ہے، %40 ہو رہی ہے، %50 ہو رہی ہے، %20 ہو رہی ہے، مطلب ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں پر لوڈ میں اور سب میں یہ Differences آرہے ہیں، اب وہ صحیح ہے، غلط ہے، وہ آیا خالی کاغذوں میں بھر رہے ہیں یا Actually ہے، تو اس وقت ہمارا سیکرٹری انرجی، پورا انرجی اینڈ پاور کا محکمہ ان کے ساتھ Daily رابطے میں ہے، Daily جتنی بجلی وہ صوبے کو دیتے ہیں، وہ Daily ہمیں رپورٹ کرتے ہیں کہ ہم Daily ادھر دے رہے ہیں، ادھر دے رہے ہیں، تو یہ اس وقت پوزیشن ہے، تو اگر ہم پیسکو سے مکمل صحیح طریقے سے اس لوڈ شیڈنگ کو کنٹرول کر دیں اور یہ بہانہ ختم ہو جائے کہ فالٹ ہو گیا ہے اور اس بہانے میں پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں، ہو سکتا ہے یہ اپنی چوری اس میں ایڈجسٹ کرتے ہوں گے کیونکہ میں نے چیف پیسکو سے پوچھا کہ کیوں ہم اپنی، جب وہ کہتے ہیں ہم اپنی بجلی کیوں نہیں اٹھاتے، وہ کہتے ہیں کہ پھر وہ ہم سے اس کے پیسے مانگتے ہیں، میں نے کہا کہ جب بجلی استعمال کریں گے تو پیسے مانگیں گے، Losses already accept کرتے ہیں، تو اس میں کچھ گڑبڑ ضرور ہے، وہ کہتے ہیں دال میں کچھ کالا ضرور ہے، اب ہم سب نے مل کر اس دال سے یہ کالا نکالنا ہے اور اس صوبے کو اپنا حق بھی دلانا ہے اور ادھر کام بھی کرنا ہے۔ تو میں ریکویسٹ کروں گا آپ کو، ان شاء اللہ میں آپ کو اطلاع دے دوں گا اور بیٹھ کے جو بھی سسٹم بن سکتا ہے، واپڈا اگر ٹھیک ہو جائے تو میرے خیال میں ہم سب کی زندگی میں آرام ہو جائے گا، ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، روز جلتے ہیں، سمجھ نہیں آتی، یہ بھی کوئی طریقہ ہے، ان کو سسٹم کے ساتھ چلانا چاہیے کہ یہ ٹرانسفارمر ہے، اس پر اتنا لوڈ ہونا چاہیے، آگے اس پہ کنکشن نہ دیئے جائیں، کیوں وہ ٹرانسفارمرز جلتے ہیں کیونکہ وہ 'اوور لوڈ' ہوتے ہیں، تو یہ ساری چیزیں دیکھنے کی ہیں، اس کو Set کرنے کی ہیں، تو ان شاء اللہ مل بیٹھ کر ہماری پوری کوشش جاری ہے کہ ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، اب کیا کریں؟ میں نے کہا وہ ٹرالی استعمال کریں، ٹرانسفارمرز دیں، ان کے ساتھ میں Agree ہو چکا ہوں کہ اگر ایک ہزار ٹرالی بنانی ہیں، پانچ سو میں بنانا ہوں، پانچ سو آپ بنالیں، ٹرانسفارمرز دینے کو تیار ہیں تو یہ ساری چیزیں بس، تقریباً فائنل سٹیج پر ہم آچکے ہیں تو جب ہماری یہ Next meeting ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ

اس میں ایک پکچر آپ کے سامنے آجائے گی اور کچھ نہ کچھ ریلیف ان شاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کو مل جائے گا۔  
مہربانی۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! میں نے واپڈا والوں سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میرے خیال میں اس ایسوپہ کافی ڈسکشن ہو گئی ہے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! میں نے واپڈا والوں سے ریکوری کی بات کی ہے اور یہ Responsibility سر! میں نے اپنے حلقے میں یہ کی ہے، انہوں نے میرے ساتھ یہ Agree کیا تھا کہ جتنی بھی ریکوری ہے یا ان کی جو Payment ہے، انہوں نے میرے ساتھ یہ کیا ہے کہ 70% ہم Write off کرتے ہیں اور 30% آپ Pay کر لیں، تو اس حلقے میں انہوں نے میرے ساتھ اس طرح کیا، 70% انہوں نے Write off کیا اور 30% ہم نے Payment کی ہے اور وہاں پہ ابھی ان کو بجلی مل رہی ہے، ایم پی ایز یہ دینے کو اور پبلک بھی اس کو چلانے کیلئے تیار ہے سر! لیکن کوئی ہمارے ساتھ بیٹھے کم از کم، ہم پیسے بھی دینے کیلئے تیار ہیں، عوام بھی دے رہے ہیں سر۔

جناب سپیکر: یہ اس کے اوپر جو ہے نا، ایک تو جو انٹرزولوشن کل آپ لوگ لے کر آئیں گے، آپ مشاورت سے ایک جو انٹرزولوشن لے کر آئیں اور اس میں تمام پوائنٹس، پوائنٹ ٹو پوائنٹ تمام ایسوز کو آپ Address کر لیں، عاطف خان! آپ کی Responsibility ہے، آپ ایک ریزولوشن بنا کے جو ایسوز ہیں، وہ ان سب پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ ڈسکس کر کے پھر اسمبلی سے ہم پاس کروالیں گے۔۔۔۔۔

جناب وجیہہ الزمان خان: سر!

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب! آپ بس مختصر کیونکہ چیف منسٹر صاحب بول چکے ہیں، اس کے بعد موقع نہیں ہوتا، بس جی، جی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: تھینک یو سر۔ سر، یہ ٹرانسفارمرز جب جل جاتے ہیں تو سر! بچپن میں ہمیں یاد ہے، بیس بیس سال کبھی ٹرانسفارمر نہیں جلاتھا، یہ بھی گھناؤنا کاروبار بن گیا ہے، اس میں جو پرائیویٹ ادارے آپ نے بنائے ہیں Repair کیلئے، وہ خود اس میں ملوث ہیں، ٹرانسفارمرز چوری ہو رہے ہیں، ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، غریبوں سے پیسے ڈیمانڈ کئے جاتے ہیں اور یہ گھناؤنے کاروبار کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس میں جب تک واپڈاوالے اپنے ہر ڈسٹرکٹ میں ایک ورکشاپ نہیں Provide کریں گے جو سرکاری طور پر اس کو Repair نہیں کرے گا اور ان کے پاس Stand by ٹرانسفارمرز ہوں گے کہ جیسے ہی ٹرانسفارمر جل جاتا ہے، وہ دوسرا Replacement میں دیں اور اس کو Repair کر کے Free میں دیں جب تک یہ پیسے Involve ہوں گے تو یہ کاروبار نہیں ختم ہو سکتا۔ سر! ون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اذان ہو رہی ہے۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب! پلیز مہربانی، Short، بس ایک۔۔۔۔۔

جناب وجیہہ الزمان خان: سپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ جب ایک ٹرانسفارمر لگتا ہے سر! اس میں Capacity ہوتی ہے کہ یہ ٹرانسفارمر کتنے میٹرز کو اٹھا سکتا ہے، اگر وہ جلتا ہے تو ایس ڈی او سے یا ایکسیڈنٹ سے کیوں نہیں پوچھا جاتا کہ یہ کیوں جلا ہے؟ کوئی پوچھ گچھ نہیں ہے۔ جتنے جل رہے ہیں، آرہے ہیں، لوگوں سے پیسے لیے جارہے ہیں تو وہ ایک طرح کا کاروبار ہے، کوئی اس میں سوال نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ جو بل لیتی ہے بجلی جلانے کا تو اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ٹرانسفارمر وغیرہ چیزیں ٹھیک کر کے آپ کو Provide کرے، ون سر۔ سیکنڈ یہ کہ جو یو پی ایس ہم نے لگائے ہوئے ہیں، یو پی ایس جو ہے، اس کی Double consumption ہے اور Output اس کی سنگل ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ پورے ملک میں اگر یو پی ایس ختم کر دیئے جائیں تو لوڈ شیڈنگ آپ کی آدھی ویسے ہی ختم ہو جائے گی اور یو پی ایس کی جگہ جنریٹرز کو پروموٹ کیا جائے اس وقت ضرورت کیلئے، ویسے تو گورنمنٹ کی Responsibility ہے بجلی Provide کرنا، سیکنڈ یہ ایم این ایز اور سینیٹرز کا کام ہے کہ وفاق میں بولیں، وفاق محکمہ ہے، کہ آپ کا سٹاف ہی موجود نہیں ہے، آپ کسی ایس ڈی او کے آفس میں چلے جائیں، وہاں پہ اگر ستر آدمیوں کی ضرورت ہے تو وہاں پہ

سات بھی موجود نہیں ہیں، آپ کے پاس میٹر ریڈر نہیں ہے، تنکے پہ سارے وہ Assessment کر کے تو وہ آپ کو بل بچھواتے ہیں اور اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب وجیہہ الزمان خان: سر! چوری جو ہے، وہ ڈیپارٹمنٹ کی مدد سے ہوتی ہے، اگر ڈیپارٹمنٹ نہ ہونے دے تو سوال نہیں پیدا ہوتا کہ چوری ہو۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔ (محترمہ نگہت اور کزنئی سے) میڈم! میں، میڈم! میں آپ سے، ایک منٹ، میڈم نگہت اور کزنئی! انٹینشن پلیز۔ میڈم! جو قصور کے حوالے سے آپ نے وہ کیا ہے تو ایک جو انٹنٹ ریزولوشن آج پاس کرتے ہیں، واپڈا کے حوالے سے کل، تو ایک بنا کے تاکہ ہم اس کو پاس کر لیں۔ اچھا اس ایشو پہ تو کافی۔۔۔۔۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ اس ایشو پہ بات کرنا چاہتے ہیں، نوابزادہ؟

نوابزادہ ولی محمد خان: جی سر۔

جناب سپیکر: تو اس پہ کافی ڈسکشن ہو گئی ہے، یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں، یہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ ریزولوشن میڈم! آپ بنا لیں، میڈم! ابھی آپ ریزولوشن بنا لیں۔ پلیز، آپ Consult کر کے ریزولوشن بنائیں، آج ہی ہو جائے اچھا ہے، کل پھر دوسرا چلے گا، پھر وہ اس کی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: سر! میں اس پہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے سب پارلیمانی لیڈرز سے اور گورنمنٹ سے اس کا ڈرافٹ بنادیا تو وہ ابھی ٹائپ ہو رہا ہے تو ابھی دو منٹ میں وہ ہم لیں گے۔

جناب سپیکر: اوکے اوکے۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں: جناب سردار سورن سنگھ صاحب 10-08-2015 و 11-

08-2015؛ جناب صالح محمد صاحب 10-08-2015؛ محترمہ نادیا شیر صاحبہ 10-08-2015؛

جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب 10-08-2015؛ جناب محمد علی صاحب 10-08-2015 و 11-08-



2015؛ جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 10-08-2015؛ جناب ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے  
 10-08-2015؛ جناب سردار ظہور صاحب، ایم پی اے 10-08-2015؛ محترمہ نجمہ شاہین صاحب،  
 ایم پی اے 10-08-2015؛ محترمہ فوزیہ بی بی پورے اجلاس کیلئے۔ منظور ہے جی؟  
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: یہ آج باقی ایجنڈے کو میں مؤخر کرتا ہوں اور یہ جو آئٹم نمبر 08 ہے، آنریبل منسٹر فار لاء،  
 آنریبل منسٹر فار لاء، آئٹم نمبر 8، جی امتیاز شاہد صاحب!  
جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔  
جناب سپیکر: ایک منٹ، وہ مؤخر کر دیا۔  
جناب عسکر پرویز: سپیکر صاحب! میرا ایک پوائنٹ ہے اس میں۔  
جناب سپیکر: کس حوالے سے؟  
جناب عسکر پرویز: یہ ہندو اور کر سچن میرج ایکٹ کے بارے میں۔  
جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ۔  
جناب عسکر پرویز: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب! یہ ایک۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: یہ ویسے طریقہ یہ ہے، یہ پیش کریں پھر اس کے بعد آپ بات کر لینا، پہلے پیش تو ہو جائے۔  
جناب عسکر پرویز: اچھا، چلیں ٹھیک ہے جی۔  
جناب سپیکر: جی، امتیاز شاہد صاحب۔

### قرارداد

Minister for Law: Mr. Speaker! In pursuance of Article 144 of the  
 Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial  
 Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa hereby resolves that the  
 Majlis-e-Shoora [Parliament] may by law regulate the matters  
 pertaining to Hindu Marriage, Christian Marriage and Christian  
 Divorce.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عسکر پرویز: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے گورنمنٹ کی طرف سے ہندو میرج، کرپشن میرج ایکٹ کیلئے، ہم اس کی مکمل سپورٹ کرتے ہیں لیکن اس کے اندر جو اس کا نام رکھا گیا ہے، یہ ہے Hindu Marriage, Christian Marriage and Christian Divorce تو میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کر سپنر کے اندر Divorce ہوتی نہیں ہے تو میری درخواست ہوگی یا تو اس کو ڈیفرفر کر کے تھوڑا سا ڈسکس کر لیں یا پھر اس کے اندر ایک امینڈمنٹ کر کے یہ جو Divorce کا لفظ ہے، اس کو نیچ میں سے Amend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی امتیاز صاحب۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی، اگر ان کے کرپشن اس میں Divorce نہیں ہے تو ہم اس سے Divorce کا لفظ حذف کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اوکے جی۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

جناب سپیکر: آواز نہیں آئی آپ لوگوں کی، نہ کسی نے Yes کہا، پھر میں ایک دفعہ بول دیتا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution as amended, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously as amended.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

(خیبر پختونخوا پریویشن آف کانفلکٹ آف انٹرسٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 9, honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that under rule 94 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business

Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, may be extended till date.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Minister, to present the report of Select Committee regarding the Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, under sub rule (1) of rule 94 of the Rules of Procedure, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(خیبر پختونخوا پر یونین آف کانفلکٹ آف انٹرسٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 10, honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, present the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Item No. 11 and 12, honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Bill, as reported by the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 65 of the Bill, therefore the Bill-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Therefore-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی جی جی، جی جی آپ، منور خان صاحب، جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ توجہ کمیٹی میں ڈسکشن ہو رہی تھی تو اس میں یہ Decide ہوا تھا کہ جو بھی فائنل سٹیج ہوگی تو کمیٹی کے ساتھ اس کو ڈسکس کریں گے لیکن ابھی تک سر! ہم نے کمیٹی میں اس کو کبھی لایا نہیں ہے، نہ ہی اس پر ڈسکشن کی ہے اور آپ نے رپورٹ بھی Submit کی ہے اور آپ ابھی پیش بھی کر رہے ہیں اور پاس بھی کر رہے ہیں۔ سر! یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آج پانچ دس منٹ میں ہم کیسے پڑھیں گے اور کیسے اس کو وہ کریں گے سر؟

جناب سپیکر: جی جی، منسٹر لاء!

وزیر قانون: جی، اگر ان کو اعتراض ہے تو اس کو پینڈنگ کر کے اس پر بات کر لیتے ہیں، پھر بعد۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی، اس پر ڈسکشن کرنے کے بعد اس کو پیش کر لیں، اس پر بات کر لیں۔

جناب سپیکر: Next اس میں ڈال لیں، ٹھیک ہے جی جی، لیکن یہ ایک ہفتے کے اندر اندر آپ تمام اس کو، امتیاز شاہد صاحب! اچھا دس دن کے اندر، امتیاز شاہد صاحب! دس دن کے اندر آپ نے پھر اسمبلی میں رپورٹ پیش کرنی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس آرڈر مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 13, honourable Minister for Law, Imtiaz Shahid Sahib.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill for consideration please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Article 168A, as referred to in Clause 2 of the Bill, after the word "members" the words "who have respect and refute in the society for their honesty and impartiality and shall include minimum one female member" may be inserted.

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون: میں جعفر شاہ صاحب کی امینڈمنٹ سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس آرڈر مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Law Minister, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill, 2015 may be passed with amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment. Madam Nighat Orakzai.

محترمہ نگہت اورکزئی: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ اس مشترکہ قرارداد پر جناب عنایت اللہ خان صاحب کے دستخط ہیں، جناب عاطف خان صاحب کے، جناب جعفر شاہ صاحب کے، جناب شاہ حسین صاحب کے،

اور نگزیب نلوٹھا صاحب کے، امتیاز قریشی صاحب کے، بخت بیدار صاحب کے، جناب اکبر حیات صاحب کے اور میرا Signا ہے۔

جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی قصور میں معصوم بچوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ Rules relax کر لئے جائیں، پہلے وہ کر لیں۔

جناب جعفر شاہ: داماتہ راکرہ۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: نوزہ بہ بیبا خہ کومہ، 240 بانڈی دے کنہ؟

جناب سپیکر: چلورولز میں آپ کو۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: سر! میں نے رولز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔۔۔۔۔Is it the

محترمہ نگہت اور کزنئی: 240۔

جناب سپیکر: Rules relaxation کیلئے تو پھر میں تو ہاؤس کے سامنے تو۔۔۔۔۔

### قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت اور کزنئی: Rule 240 کے تحت جو ہے تو اس میں Rule کو Relax کرنے کی اجازت چاہتی

ہوں تاکہ یہ قرارداد، مشترکہ قرارداد جو ہے اس کو پیش کروں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please.

محترمہ نگہت اور کزنئی: سب نام پھر دوبارہ پڑھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بسم اللہ۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: دوبارہ نا

جناب سپیکر: پیش کریں۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: اچھا جی۔

## قرارداد

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب! یہ ایک مشترکہ قرارداد ہے اور اس پہ جناب عنایت اللہ خان صاحب کے دستخط ہیں، جناب عاطف خان صاحب کے ہیں، جعفر شاہ صاحب کے ہیں، شاہ حسین صاحب کے ہیں، اور نگزیب نلوٹھا صاحب کے، امتیاز قریشی صاحب کے، بخت بیدار صاحب کے، اکبر حیات خان صاحب کے اور میرا Sign ہے۔

جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی تصور میں معصوم بچوں کے ساتھ رونما ہونے والے واقعے کی پر زور مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ پنجاب حکومت کو ہدایت کرے کہ واقعے میں ملوث ملزمان کو سخت ترین سزا دے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. The sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon.

---

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 11 اگست 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)